

تاجھ کو معلوم نہیں (فلمی نغمات)



حمایت علی شاعر

مرتب: انور جبیں قریشی

بچھو معلوم نہیں

(فلسی نغمات)

حمایت علی شاعر

مرتب

انور جبیں فریشی

نغمہ نگار

Himayat Ali Shair

C.B.45, Al-Falah Society

Shah Faisal Colony, Karachi-75230 Pakistan.

Ph: 4571322

۲۰۰۳ء

اشاعت اول

50 روپے

قیمت

اپنے عزیز لوست

مشہور میوزک ڈائیریکٹر

خلیل احمد کے نام

جس کی خوب صورت موسیقی نے میرے نغمات کو ابدی غنا میت عطا کر دی

حمایت علی شاعر

(ناشر)

ماہنامہ اسٹار ڈسٹ

412، چوتھی منزل، پیراڈا آئریج پیپر (نیو پاپورٹ آفس) صدر کراچی

فون: 5653166

ترتیب

٩	انور جیس قریشی	٥۔ عرضِ مرتب
١٠	حمایت علی شاعر	٦۔ میری فلمی شاعری
٢٣	الیاس رشیدی	٧۔ شاعر کی فلمی شاعری

نغمات

٢٢	نور جہاں	۱۔ اے جیب کبریا، اے رحمت اللعالمین
٢٨	ترجم، حمایت علی شاعر	۲۔ اور بھی غم ہیں زمانے میں غم دل کے سوا
۳۰	احمدزادی	۳۔ کسی چمن میں رہو تم بہار بن کے رہو
۳۱	نور جہاں	۴۔ نہ چھڑا سکو گے دامن نہ نظر بچا سکو گے
۳۲	احمدزادی۔ مala	۵۔ جب رات ڈھلی تم یاد آئے
۳۳	سلیم رضا	۶۔ تجھ کو معلوم نہیں تجھ کو بھلا کیا معلوم
۳۵	ناہید نیازی	۷۔ تجھ کو معلوم نہیں تجھ کو بھلا کیا معلوم
۳۶	مہدی حسن	۸۔ خداوند! یہ کسی آگ سی جلتی ہے سینے میں
۳۷	نور جہاں	۹۔ ہر قدم پرنٹ نئے سانچے میں ڈھل جاتے ہیں لوگ
۳۸	مہدی حسن	۱۰۔ اس کے غم کو غم ہستی تو مرے دل نہ بنا
۳۹	مسعود رانا	۱۱۔ ہم بھی مسافر، تم بھی مسافر، کون کسی کا ہو دے
۴۱	مala	۱۲۔ میں نے تو پریت بھائی، سانوریا رے لکھا تو ہر جائی
۴۲	مہدی حسن	۱۳۔ نوازش کرم، شکریہ، مہربانی
۴۳	مسعود رانا	۱۴۔ سما نے رشک قمر ہو تو غزل کیوں نہ کہوں
۴۴	مسعود رانا۔ مala	۱۵۔ دور ویرانے میں اک شمع ہے روشن کب سے

۳۶	احمروشدی	۱۶۔ واللہ، سر سے پاؤں تک مونج نور ہو
۳۷	مهدی حسن	۱۷۔ اے جان و فارل میں تیری یاد رہے گی
۳۹	مالا	۱۸۔ ہوانے پکے سے کہہ دیا کیا
۵۰	نور جہاں - مسعود رانا	۱۹۔ کلی مکرائی جو گھونگھٹ اٹھا کے
۵۲	احمروشدی	۲۰۔ تو حسیں تیرا جہاں حسیں
۵۳	مسعود رانا	۲۱۔ تم سا حسیں کوئی نہیں کائنات میں
۵۵	احمروشدی	۲۲۔ گل کہوں، خوبیوں ساغر کہوں، صہبا کہوں
۵۶	سلیم رضا	۲۳۔ جب سے دیکھا ہے تمہیں دل کا عجب عالم ہے
۵۷	نور جہاں	۲۴۔ زندگی کی ہر مرست آپ کے پہلو میں ہے
۵۸	مالا	۲۵۔ ہم بھی ہیں پیار کے قابل، بھی سوچا ہی نہ تھا
۵۹	مجیب عالم	۲۶۔ میں خوشی سے کیوں نہ گاؤں، مرادل بھی گارہا ہے
۶۰	مالا	۲۷۔ اے خدا تیرے جہاں میں میری قیمت کیا ہے
۶۱	فریدہ خانم - نسیم بیگم	۲۸۔ رہے برس برس تو شادمان (کلاسکی نغمہ)
۶۲	نسیمہ شاہین	۲۹۔ لاج کرونا مورے بالم، بحریا ہم سے ملاؤ
۶۳	احمروشدی	۳۰۔ مانا کہ حضور آپ ہزاروں میں حسیں ہیں
۶۵	سلیم رضا - مala	۳۱۔ ہم نے تو تمہیں دل دے ہی دیا، اب تم یہ بتاؤ کیا دو گے
۶۷	نور جہاں	۳۲۔ کوئی میرے محبوب سادنیا میں نہیں ہے
۶۹	احمروشدی	۳۳۔ یہ خوشی عجب خوشی ہے، اے جانے کیا زمانہ
۷۰	مسعود رانا	۳۴۔ یہ دنیا کسی کی ہوئی ہے نہ ہوگی
۷۲	ناہید نیازی	۳۵۔ ہم نے تو محبت میں تم کو بھی خدا جانا
۷۳	مسعود رانا	۳۶۔ دنیا کا یہ دستور ہے دنیا سے گلکر کیا
۷۴	نور جہاں	۳۷۔ میرے محبوب تجھے یاد کروں یانہ کروں
۷۵	بلقیس خانم	۳۸۔ بلما انمازی ---
۷۷	احمروشدی، ناہید نیازی	۳۹۔ رات جوان ہو گئی تیرے شباب کی طرح
۷۹	آئزن پروین	۴۰۔ اے خدا تو ہی بتا، جرم کیا میں نے کیا

۸۰	ناہید نیازی	۳۱۔ پیار کا سام آرزو جو ان
۸۱	رشدی - ناہید نیازی	۳۲۔ میری نظر میں کیا ہوت، کیا ہوں میں
۸۳	ناہید نیازی	۳۳۔ کیسا ہے یہ جہاں
۸۵	احماد شدی	۳۴۔ بل دے کئے نہ یوں زلفوں کو جھٹک
۸۷	آڑن پر دین	۳۵۔ او ما بھی رے۔۔۔ لہر لہر آج کوئی گیت نایے
۸۹	احماد شدی	۳۶۔ چاند سے چاندنی جدا ہو سکتی ہے
۹۰	شیم بیگم	۳۷۔ دل ایک بار چاہے تو سواردیکھنا
۹۱	مالا	۳۸۔ ہونٹوں پر دل کی بات جو آئے تو کیا کروں
۹۲	احماد شدی	۳۹۔ تمہیں کوچا ہے مراد، زبان کہئے نہ کہے
۹۳	آڑن پر دین	۴۰۔ ہر ایک ستم ہنتے ہوئے ہم نے سہا ہے
۹۴	احماد شدی۔ نجمہ نیازی	۴۱۔ لیے چلا ہے دل کہاں
۹۶	اے نیر	۴۲۔ ابھی ابھی میں سوق رہا تھا۔ کیا گاؤں
۹۸	نجمہ نیازی	۴۳۔ یہ رات یہ محفل
۹۹	شیم بیگم	۴۴۔ مست مستم یا للہی
۱۰۰	احماد شدی	۴۵۔ آسمان کے تلے۔۔۔ پیار کا یہ جہاں
۱۰۲	مالا	۴۶۔ دیکھاۓ بے رحم آسمان
۱۰۳	وہاب خان۔ مہناز	۴۷۔ مرے سامنے آکے چھپ جانے والے
۱۰۵	مالا	۴۸۔ دل تڑپے دن ریناں
۱۰۶	احماد شدی	۴۹۔ دل یہاں، نظر ہاں، خیال ہے کہاں
۱۰۷	رشدی۔ آڑن پر دین	۵۰۔ زندگی کی ہر خوشی اشکوں میں ڈھل کر رہ گئی
۱۰۸	مالا	۵۱۔ تو ہے خوش نصیب اے دل، تیرے دن بدل گئے ہیں
۱۰۹	احماد شدی۔ آڑن پر دین	۵۲۔ دل میں پکے پکے جاگے تیرا میٹھا پیار
۱۱۰	احماد شدی۔ شیم بیگم	۵۳۔ میرے سینے میں بھی دل ہے کوئی اتنا سمجھے
۱۱۱	مسعود رانا	۵۴۔ اس دنیا سے نفرت ہے مجھے
۱۱۲	مسعود رانا اور آمنوا	۵۵۔ ساٹھی میرے شام سورے مخت اپنا کام

زشدی ناہید بحمد نیازی ۱۱۵

۱۱۶ راست اصحاح علی قصر

قوالی

۲۷۔ یکھڑے پا آنچل کہ چند اپ بادل

بیشراحمد قول

۱۱۶

شادی کے گیت

۲۸۔ بھولی دلہنیا کا جیا بہارے

۲۹۔ لال نی مری موئین والی

۳۰۔ چھوڑ چلی رے سکھی، بابل کا گھردا

لوریاں

۳۱۔ چند اکے ہندو لے میں

۳۲۔ چند اکے ہندو لے میں

۳۳۔ سو جامیری گڑیا، تو کیوں ٹک ٹک جائے

۳۴۔ سو جامیری آنکھوں کے تارے، سو جارانج دلارے

۳۵۔ اماں کی باہوں میں پیارا

شوخ دراجیہ نغمے

۳۶۔ میں حسن کا شیدائی

احمد زشیدی

۱۲۷

احمد زشیدی

۱۲۸

احمد زشیدی

۱۲۹

احمد زشیدی

۱۳۰

احمد زشیدی

۱۳۱

احمد زشیدی

۱۳۲

احمد زشیدی

۱۳۳

احمد زشیدی

۱۳۴

احمد زشیدی

۱۳۵

احمد زشیدی

۱۳۶

احمد زشیدی

۳۷۔ کیوں حضور کیوں یہ غرور کیوں

۳۸۔ کیا چیز ہوتم والله شعلہ بھی ہوش بنم بھی

۳۹۔ یہ خرے کی کیا بات ہے

۴۰۔ ہو گئی ہو گئی، محبت ہو گئی

۱۳۹	احمروشی	۸۳۔ کہاں چلے عالی جناب۔ چھوڑ یے بھی یہ جواب
۱۴۱	احمروشی۔ مala	۸۴۔ دل میں اک بات ہے پوچھو تو بتا دوں تم کو
۱۴۲	احمروشی	۸۵۔ ماہ لقا۔۔۔ محبوبہ
۱۴۳	احمروشی	۸۶۔ تم نے مجھے پہچانا نہیں
۱۴۴	احمروشی	۸۷۔ میں ہوں ایک لفناگا
۱۴۸	احمروشی، نیسمہ شاہین	۸۸۔ عشق والوں کا سدا، بر انجمام رہا
۱۵۰	رشدی، آرُن پر دین	۸۹۔ کھٹی کڑی میں کھٹی پڑی، ہائے میری اماں
۱۵۱	آرُن پر دین، ٹکلیل	۹۰۔ تالی بجے بھئی تالی بجے
۱۵۲	آرُن پر دین، مala	۹۱۔ ایک تارا، گلو تارا

قویٰ اور ملیٰ نغمے

۹۲	ہمت سے ہر قدم اٹھانا تو ہے پاکستانی
۹۳	اپنے پر چم تلے، ہر ساہی چلے
۹۴	جارے جارے میرے ذھول سپاہی، تیراللہ نگہبان
۹۵	میرے بہادر بھیا، تجھ پر ناز کرے تیری بہنا
۹۶	ساتھیو، مجاہدو، جاگ اٹھا ہے سارا وطن
۹۷	اے دشمن دیں تو نے کس قوم کو للا کارا
۹۸	آئے تھے بڑے تن کے

دعا

۹۹	پیاری ماں دعا کرو میں جلد بڑا ہو جاؤں
----	---------------------------------------

فہرست گلوکار

۱۰۰	وہ گلوکار جنہوں نے حمایت علی شاعر کے نغمات گائے
-----	---

عرض مرتب

۱۲ جولائی ۱۹۹۶ء کو حمایت علی شاعر کی سڑھویں ساگرہ پر ٹیکنیس گلڈ کے زیر اہتمام مجلہ "شخصیت" کے "حمایت علی شاعر نمبر" کی تقریب رونمائی ہوئی آواری نادر کراچی میں منعقد کی گئی تھی (۶۱۶) صحنات پر مشتمل یہ نمبر میں نے ٹیکنیس گلڈ کے صدر محترم شفیق الزماں کی نگرانی میں مرتب کیا تھا۔ اس نمبر میں حمایت صاحب کے مقبول فلمی نغمات کی ایک فہرست بھی دی گئی تھی جو ناممکن تھی۔ حمایت صاحب کے پاس بھی ان کے نغمات محفوظ نہیں تھے۔ چنانچہ انہیں جمع کرنے کو کوشش کی گئی۔ اکثر احباب نے اس کام میں میرا ہاتھ بٹایا۔ سارے نغمات تواب بھی نہ مل سکے مگر ایک بڑی تعداد ہاتھ آگئی۔

"تجھ کو معلوم نہیں" انہی تلاش کئے ہوئے نغمات کا ایک انتخاب ہے۔ ہم جانتے ہیں کہ فلم ہمارے معاشرے کے کبھی طبقات کی نمائندہ ہوتی ہے۔ ایک اچھا شاعر کیانی کے تقاضوں اور کرداروں کے ماحول کو نظر میں رکھتے ہوئے زبان و بیان کے ایسے قرینے اختیار کرتا ہے کہ ادب کا دامن بھی ہاتھ سے نہیں چھوٹتا اور حقیقت نگاری کا فرض بھی ادا ہو جاتا ہے۔

پاکستان میں حمایت علی شاعر کے علاوہ جن شعراء نے فلمی نغمہ نگاری میں شہرت حاصل کی ان میں قتل شفائلی سے لے کر مسرو رانور تک کبھی کا نام نہایت احترام اور محبت سے لیا جاتا ہے۔ مگر ان حضرات کے نغمات کا کوئی مجموعہ ابھی تک شائع نہ ہوا کہ اس کے برلنگس ہندوستان میں ساحر لدھیانوی، مجروح سلطان پوری، کیفی اعظمی اور شکیل بدایوی کے فلمی نغمات کتابی صورت میں شائع ہو چکے ہیں اور لوگ ان کا مطالعہ ادب ہی کے حوالے سے کرتے ہیں۔ ادب کے طالب علم جانتے ہیں کہ میر اور نظیر سے لے کر غالب دیگانہ تک کچھ ایسا کلام بھی ہے جس کے بارے میں "محض ذہن" کے ناقدین اچھی رائے نہیں رکھتے ہیں۔ ان کے نقطہ نگاہ سے اختلاف کیا جاسکتا ہے۔ یہ جمہوریت کی صدی ہے اس لیے اب کوئی نواب مصطفیٰ خاں شیفتہ، نظیر کو "عوام کا شاعر" کہہ کر اس کی عظمت کو گھٹانا نہیں سکتا۔ ادب کے معیارات بدلتے جا رہے ہیں۔ فیض احمد فیض اور حسیب جالب۔ دونوں محترم شاعر ہیں۔ دونوں کا اسلوب مختلف ہے مگر نظریہ حیات ایک ہے فلمی نغمات کا مطالعہ بھی ہم سے اسی وسیع النظری کا مطالبہ کرتا ہے۔

میری فلمی شاعری

(پس منظر اور پیش منظر)

میری فلمی شاعری کا آغاز ۱۹۵۱ء کے اوائل سے ہوتا ہے۔

اکتوبر ۱۹۵۰ء میں جب آل انڈیا ریڈ یو حیدر آباد (دکن) سے میری ملازمت ختم کر دی گئی اور میری بیگم معراج نسیم کو بھی ایک اسکول سے ہٹا دیا گیا تو میں نے احتجاج اخبار بھیپے شروع کر دیئے۔ چنانچہ کچھ اہل ادب (قرساحری اور وہاب حیدر) اور کچھ عوامی انجمنوں نے ریڈ یو کی انتظامیہ کے خلاف آواز اٹھائی اور حیدر آباد اور بمبئی کے اردو اور انگریزی اخبارات نے احتجاجی کالم بھی لکھے۔ یہ سلسلہ دو ماہ تک چلتا رہا اور ایک ہفتہ وار رسالے "پرواز" نے مختلف اہل قلم کے بیانات اور رسائل کے اداریوں اور کالموں کو جمع کر کے ۹ نومبر ۱۹۵۰ء کو ایک خصوصی شمارہ شائع کر دیا، حکومتی محکمے تو خاموش رہے لیکن مجھے بمبئی کے ایک رسالے "نیا مجاز" کی ادارت کی دعوت مل گئی اور میں اپنی بیگم اور نسخی سی بچی کو اور نگہ آباد میں اپنے والدین کے پاس چھوڑ کر بمبئی چلا گیا۔

یہ رسالہ بازمیں بازو کی جماعتوں کا ترجمان تھا، مہاراشٹر کے محلہ اطلاعات نے پرنس سے ضمانت کے طور پر ایک بڑی رقم کا مطالبہ کر دیا چنانچہ بادل ناخواست رسالے کی اشاعت کو ملتوی کرنا پڑا۔ انھیں دنوں مسلم ضیائی بھی بمبئی آئے ہوئے تھے اور انہیں ہیری میں کرشن چندر کے بنگلے میں مقیم تھے۔ ترقی پسندادیوں میں صرف کرشن چندر ایسے ادیب تھے جو سب سماں خوش حال سمجھے جاتے تھے۔ ان کے بنگلے کے اوپر کے حصے میں بمبئی آنیوالے اکثر احباب نہ سفر جاتے تھے۔ ان دنوں ساحر لدھیانوی بھی اپنی والدہ اور نانی کے ہمراہ وہاں قیام پذیر تھے اور ذرا نگ روم میں سردار ملک (موسیقار انو ملک کے والد) مسلم ضیائی اور اب میں بھی آچکا تھا۔

روزگار میرا اولین مسئلہ تھا، والد صاحب جو اورنگ آباد میں ایک پولیس افر تھے ریاست پر ہندوستان کے قبضے کے بعد ریٹائر کر دیے گئے تھے۔ ہن بھائی چھوٹے تھے، ہماری زمینوں پر بھی کچھ سیاسی لوگوں کی شہر پر ناجائز قبضہ ہو چکا تھا۔ ہمارا گھر انداخت معاشی مشکلات کا شکار تھا۔ بھائی میں میرے جانے والے کم تھے۔ اتفاق سے ”اپنا“ (انڈین پبلز تھیزز ایسوی ایشن) میں ایک دن مجھے اشتامل گئی۔ اوشا میری ریڈ یوکی ساتھی تھی۔ ان دونوں وہ اپنے شوہر کے ساتھ اپنا میں کام کر رہی تھی۔ یہ وہ دور تھا جب کوریا پر امریکہ نے حملہ کر دیا تھا جسے لوگ تیری عالمی جنگ کا پیش خیمه سمجھ رہے تھے۔ ساری دنیا میں امن تحریک چل رہی تھی۔ فرانسیسی مصور پکا سونے عالمی امن تحریک کی علامت کے طور پر ایک فاختہ کی تصویر بنائی تھی جو امن کے پرچم پر ساری نیا میں اڑ رہی تھی۔ امن تحریک میں ترقی پسند ادیب بھی شامل تھے۔ روی اور جینی ادیبوں کے ماتھ فرانس میں لوگی ارگاں، برطانیہ میں الیس ایلیٹ، شمالی امریکہ میں ہاؤرڈ فاسٹ، جنوبی امریکہ میں پابلو نرودا اور ترکی میں ناظم حکمت، بھی یک زبان ہو کر اپنے اپنے انداز میں جنگ کے لاف لکھ رہے تھے۔ ہندوپاک میں بھی یہی عالم تھا میں نے بھی امن کی حمایت میں کالموں (ہفتہ ”پرواز“ حیدر آباد دن ۱۹۵۰) کے علاوہ ایک طویل نظم ”کوریا سے تلنگانے تک“ (مطبوعہ ”آدمیت“ حیدر آباد دن) بھی لکھی تھی جو مشاعروں میں بھی مجھ سے بے اصرار سنی جاتی تھی۔ خاص برپاس کا ایک مرصعہ

تم اس جانب سے آؤ، ہم تلنگانے سے آتے ہیں

بان زد خاص و عام تھا۔ اوشا نے اسی مرصعہ کو پڑھتے ہوئے ایک دن مجھ سے فرمائش کی۔ حمایت، ایک سیاسی بھجن بھی لکھ دو، پھر ہم سب مل کر تلنگانے سے کوریا چلیں گے۔ میں نہ پڑا روعددہ کر لیا۔ امن تحریک کے سلسلے میں وہ ”اپنا“ میں ایک بھجن استیج کرنا چاہتی تھی۔ میں نے جو بھجن، ”لکھا اس کا مکھڑا تھا۔

ڈالر دلیں کے رجہ، اوسب راجوں کے رکھوائے
کٹھن گھڑی ہے ہم بھگتوں پر آ کر ہمیں بچائے
اوسب راجوں کے رکھوائے

اے اشیع اس طرح کیا گیا تھا کہ پس منظر میں ایک پردے پر بماری سے جاہ شد
شہروں کا ملبہ چینٹ کیا گیا تھا اس کے سامنے ڈالروں کے ڈھیر پر امریکہ کے صدر ٹرومن کی مورتی
اس کے کئی ہاتھ اور ہر ہاتھ میں جنگی ہتھیار، مورتی کے اطراف امریکہ کے پھوکھران (چنگ کاڑ
شیک، شاہ ایران، ہندوپاک کے کچھ لیڈر اور مشرق وسطیٰ کے بعض بادشاہ) بیٹھے یہ بھجن گارہے
ہیں۔ اپنا کے شاعر و موسیقار پریم دھون نے اس بھجن کی دھن ایسی پیاری بنائی تھی کہ جس نے نہ
یا اشیع پر یہ منظر دیکھا اُسے یاد ہو گیا (یہ بھجن میرے پہلے مجموعہ کلام ”آگ میں پھول“ کے
دوسرے ایڈیشن (مطبوعہ ۱۹۸۰ء) میں اپنا کے حوالے سے شامل ہے اور میں نے اپنی منظوم خود
نوشت سوانح حیات ”آئینہ در آئینہ“ (مطبوعہ ۲۰۰۰ء) میں بھی اس واقعہ کا تفصیلی اظہار کیا ہے۔)
اس بھجن کا ایک فائدہ تو یہ ہوا کہ ساحر صاحب کے کہنے پر سردار ملک نے میوزک
ڈائریکٹر حسن لال بھگت رام سے مجھے ملایا جوان دنوں ایک فلم ”اشیع“ کی میوزک دے رہے تھے
(سردار ملک ان کے استفت تھے) مجھے ”اشیع“ کا ایک گانا لکھنے کا موقع ملا مگر اس شرط پر کہ
اسکرین پر میرا نام نہیں ہو گا۔ سارے گانے سرشار سیلانی لکھ رہے تھے اس لیے صرف انہیں کانا
ہو گا اور گانے کا معاوضہ مجھے دوسرو پے ملے گا۔ فلم انڈسٹری میں مجھے کوئی جانتا بھی نہیں تھا۔ ساحر
صاحب کی سفارش بھی اس لیے قبول کر لی گئی تھی کہ ان کی فلم ”بازی“ کے گانے ہست ہو چکے
تھے (بازی ساحر صاحب کی پہلی فلم تھی) اور اے آر کاردار نے بھی ان سے اپنی نئی فلم ”نوجوان“
کا نتھیکت کر لیا تھا۔

مجھے تو اس دور میں صرف ایسے کام کی ضرورت تھی جو میرے معاشی مسائل میں مدد گا
ثابت ہو۔ بھی بھی آل انڈیا ریڈ یو بیمی میں رفت سروش بھی کسی پروگرام میں سبک کر لیتا گا
”میر حمایت“ کے نام سے تاکہ ریڈ یو کے صاحبان اقتدار کو شہنشہ ہو کہ یہ وہی نوجوان ہے جس۔
خبر پیچ کر آل انڈیا ریڈ یو حیدر آباد کو بدمام کر دیا تھا۔ لیکن دو ایک مہینے ہی یہ سلسلہ چل سکا۔ ایک
دن حیدر آباد ریڈ یو کے ڈائریکٹر جی ایم شاہ نے مجھے اسٹوڈیو میں دیکھ لیا اور انہوں نے احساس دلا
کر اس طرح رفت سروش کی ملازمت پر بھی اثر پڑ سکتا ہے۔ چنانچہ میں نے آل انڈیا ریڈ یو

کاراستہی چھوڑ دیا۔

بجمن کے اٹپج ہوتے ہی بسمی کی سی آئی ڈی اوشا اور پریم دھون کو تلاش کرنے لگی، وہ اندر گرا دند جا پکے تھے۔ اندیشہ تھا کہ میری بھی کوئی نشاندہی نہ کر دے اس لیے مسلم بھائی کے مشورے پر میں کچھ دنوں کے لیے اور نگ آباد چلا گیا۔ میری غیر موجودگی میں فلم کا گانا ریکارڈ ہوا۔

دل مچنے لگا جاگ انھیں دھرم کنیں

تیری آنکھوں میں کیا آج کی رات ہے

والد حاصل چونکہ پولیس میں رہ پکے تھے اس لیے انہیں فکر تھی کہ کہیں میں گرفتار نہ کر لیا جاؤں اس لیے ان کے اور بعض دوسرے رشتہ داروں کے مشورے پر عمل کرتے ہوئے اپنے دو ایک ہم عمر عزیزوں کے ساتھ میں کھوکھراپار کے راستے جوں یا جولائی ۱۹۵۱ء میں پاکستان آگیا۔

ریڈیو پاکستان کراچی میں میرے کچھ پرانے ساتھی پہلے ہی کام کر رہے تھے۔ بزرگوں میں احمد عبدالقیوم اور مرزا ظفر الحسن اور دوستوں میں وراشت مرزا، جہاں آر اسید، عبدالماجد اور بدر خسوں وغیرہ، مجھے بھی کانٹریکٹ پر کام مل گیا اور میں اپنے ساتھیوں کے ساتھ قائدِ اعظم کے مزار (اس وقت تک مقبرہ نہیں بنا تھا) کے اطراف جیل تک جو جھوپڑیاں بنی ہوئی تھیں انہیں میں، ایک قائد آباد کے قریب اسلام آباد (موجودہ کشمیر روڈ) کے پاس پچاس روپے میں ایک جھوپڑی خرید کر رہے تھے۔ بعد ازاں مجھے معلوم ہوا کہ ان جھوپڑیوں میں علم و ادب کی بعض بڑی بڑی شخصیتیں بھی آباد تھیں۔

کراچی میں میرا دل نہیں لگتا تھا۔ حالات ایسے تھے کہ اپنی فیملی کو بھی بلانہ سکتا تھا۔ کچھ مینے اسی عالم میں گزر گئے۔ کھوکھراپار کا راستہ بند ہونے کی وجہ سے اب صرف مشرقی پاکستان کے راستے ہندوستان جایا جا سکتا تھا جو بہت مہنگا سفر تھا۔ کراچی سے چنانگ پانی کے جہاز سے اور پھر بذریعہ درین کلکتہ اور پھر بمبئی۔۔۔۔۔ کئی دنوں کا سفر۔۔۔۔۔ ریڈیو سے مجھے صرف سوڈریز ہو روپے پہنند ملتے تھے۔ اکثر کانٹریکٹ ختم ہو جانے پر صبح و شام کے مسائل سے بھی روچا رہتا۔

میری اس دور کی شاعری میرے تمام احساسات اور جذبات کی گواہ ہے جو "آگ میں پھول" میں موجود ہے۔

ایک دن یکا یک صہبہ لکھنؤی کی معرفت مجھے ساحر صاحب کا خط ملائیں میں یہ اطلاع تھی کہ "ائج" فلم ریلیز ہو گئی اور اس کا صرف وہی گانا ہٹ ہوا جو میں نے لکھا ہے تھا لیکن اس پر میرا نام نہ ہونے کی وجہ سے کسی کو یہ معلوم نہ ہو سکا کہ وہ میرا لکھا ہوا ہے مگر مخصوص حضرات جانتے تھے اور خاص طور پر میوزک ڈائریکٹر صاحب ان ۔۔۔ سردار ملک کو بھی کسی فلم کا چانسل گیا تھا۔ ساحر صاحب نے اپنے خط میں خلگی کا بھی اظہار کیا تھا کہ میں انہیں بتائے بغیر پاکستان آگیا۔ انہوں نے مجھے کسی طرح فوراً واپس آنے کے لیے لکھا تھا (یہ خط جون ۱۹۵۲ء کا تھا) میں نے میاں افتخار الدین کے اخبار "امروز" جوان دنوں کراچی سے بھی لکھا تھا، کے آفس جا کر ابراہیم جلیس کو ساحر صاحب کا خط دکھایا اور ان سے مشورہ کیا۔

"ساحر صاحب پاکستان بننے کے بعد انہیا ضرور گئے تھے مگر وہ دن اور تھے۔ تم نہیں جاسکتے۔ تم ریڈ یو پاکستان سے وابستہ ہو تھا را نام نشر ہوتا رہتا ہے اور حیدر آباد کن کے اخبار "سیاست" میں ریڈ یو پاکستان سے تھا ری والیگی کی خبر بھی چھپ چکی ہے۔ بہتر یہی ہے کہ تم اپنی فیملی کو نہیں بلوالو، جلیس صاحب نے مزید بتایا کہ اب پرمث سشم راجح ہو گیا ہے یہ پرمث وزارت داخلہ کے آفس سے ملے گا۔ اتفاق سے وہاں میرا طالب علمی کے زمانے کا دوست محمد میاں مالا باری متعلقہ شعبے میں افرہ تھا۔ اس نے حالات کی نزاکت سے مجھے آگاہ کیا اور میری بیگم اور بیٹی کے پرمث کے سلسلے میں کارروائی شروع کر دی۔ میں نے ساحر صاحب کو مغدرت کا خط لکھا اور پرمث حاصل ہونے کے بعد اور ملک آباد بھیج دیا۔ اکتوبر ۱۹۵۲ء میں کچھ عزیزوں کے ساتھ میری بیگم بھری جہاز سے پاکستان آگئیں (ان واقعات کا ذکر "آئینہ در آئینہ" میں بھی ہے)۔

۱۹۵۵ء میں حیدر آباد سندھ میں ریڈ یو اسٹیشن کھلا تو میں نے اپنا تبادلہ وہاں کرالیا اور باضابطہ زندگی شروع کر دی، میں لطیف آباد کے ایک کوارٹر میں رہتا تھا۔ میرے تین بچے تھے اور چوتھے کی آمد آمد تھی، تینواہ صرف دوسروں پے ماہان۔ مشاعروں سے تھوڑی بہت فاضل

آمدی ہو جاتی مگر برائے نام، اسی زمانے میں، میں نے اپنے دوست عبدالعزیز خالد (اکم ٹیکس افسر) کی اعانت سے دو ماہی رسالت "شور" جاری کیا اور کسی طرح اپنا پہلا مجموعہ کلام "آگ" میں پھول، "بھی چھپوادیا۔ کچھ ماہ بعد کراچی سے فلم ڈائریکٹر رفیق چمن کافون آیا۔ وہ اس کتاب کی ایک لفظ "غم رایگان" کے کچھ اشعار اپنی فلم "بہن بھائی" میں نفع کی صورت میں استعمال کرنا چاہتے تھے۔ میں کراچی گیا، بہت تپاک سے ملے، میں نے ان کی مرضی کے مطابق اشعار کو نفع کی صورت دے دی۔ انہوں نے نہایت سلیقے اور محبت کے ساتھ مجھے ایک لفاظ بھی پیش کیا جس میں دوسرو پر رکھئے ہوئے تھے۔ میں یوں خوش تھا کہ یہ میرے مینے بھر کی تخریج تھی جو مجھے صرف ایک گانے کے عوض ملی تھی۔ ان کی گفتگو سے امید بندھی تھی کہ شاید دیگر گانے بھی وہ مجھی سے لکھواں گے مگر وہ فلم کا غذی تیاری سے آگئے نہ بڑھ سکی۔

ریڈیو پاکستان کراچی میں ایک بہت پڑھے لکھنے میوزک ڈائریکٹر تھے۔ مہدی ظہیر، لکھنے کے بہت اعلیٰ خاندان سے تعلق رکھتے تھے۔ انہوں نے کراچی کے قیام کے زمانے میں مرزا ظفر الحسن کی مگرائی میں مجھے سے ایک غنائیہ بھی لکھوایا تھا، "کلفشن کی ایک شام" جس کے لیے ہم نے کلفشن کی سیر بھی کی تھی اور ہرز اویے سے سمندر کے کنارے اس تفریح گاہ کا مشاہدہ کیا تھا۔ اس غنائیے میں سمجھیدہ گیتوں کے علاوہ کچھ تفریجی نغمات بھی تھے۔ مثلاً بندرنچانے والے کا گیت اور ایک ٹھیلے پر چنے پکوڑی بیچنے والے کا گیت وغیرہ۔ مہدی ظہیر نے بڑی خوبصورت دھیں بنائی تھیں۔ ایک سمجھیدہ نغمہ خود بھی گایا تھا۔

ایک دل دیاں کا سہارا
ساگر ترا کنارا

دوسرے سمجھیدہ اور مزاجیہ گیت مختلف گلوکاروں اور احمد رشدی سے گوائے تھے۔
بندرنچانے والے کے گیت کا مکھڑا تھا۔

ناج چھنا چھن ناج
کہ ناچ سارا جگ سنار
چھنا چھن ناج

اور دوسرے گانے کے بول تھے

چنے پکوڑی دہی بڑے جو میرے کھا کر جائے

زمانہ گیت اسی کے گائے

یہ غنائیہ لوگوں کو اتنا پسند آیا کہ دو تین بار نشر کیا گیا۔ حیدر آباد ریڈ یو پر بھی میں نے کئی غنائیے لکھے تھے جن میں ایک ”تحریک پاکستان“ سے متعلق بھی تھا اس کے گیتوں کی دھنیں مہدی ظہیر کے استٹٹٹ خلیل احمد نے بنائی تھیں۔ یہ غنائیہ ”نوید انقلاب“ کے نام سے نشر ہوا (ابھی حال ہی میں منصور عاقل کے رسالہ ”الاقربا“، اسلام آباد کے اپریل تا جون ۲۰۰۲ء کے شمارے میں بھی شائع ہو چکا ہے) مہدی ظہیر نے لکھنؤ یونیورسٹی سے عربی میں ایم اے کیا تھا اور خلیل احمد نے گورکھپور یونیورسٹی سے ادبیات میں، ہم تینوں ریڈ یو پاکستان کراچی میں ملے اور پھر زندگی بھر ایک دوسرے کے ساتھ رہے (اب دونوں اللہ کو پیارے ہو چکے ہیں) خلیل احمد کی آرز و تھی کہ اسے کسی فلم کی میوزک کا چانس مل جائے، ایک آدھ موقع طا بھی تھا تو فلم نہ بن سکی گویا ہم دونوں ایک ہی کشتی میں سوار تھے۔ ایک دن حیدر آباد میں اس کا فون آیا۔ ”میں تمہاری مشہور لفظ ”ان کہی“ کو ایک فلم میں استعمال کر رہا ہوں۔ اجازت ہے؟“۔

”لا حول ولا قوۃ، اجازت کی کیا ضرورت ہے، میر اسارا کلام تمہارا ہے“ اسے ایک فلم ”آنچل“ میں میوزک دینے کا چانس مل گیا تھا، کہاں ابراہیم جلیس نے لکھی تھی اور ڈائریکٹر الماء تھے، دونوں حیدر آبادی۔ پروڈیوسر البتہ دہلی کے ایک بہت ہی شریف آدمی فرید احمد تھے۔ وہ غائبانہ ہم سب کے عاشق تھے۔ ”ان کہی“ اکثر مشاعروں میں سن چکے تھے۔

تجھے کو معلوم نہیں، تجھے کو بھلا کیا معلوم

خلیل احمد نے ”ان کہی“ کے بعض اشعار کے ساتھ میری ایک اور لفظ ”پرتو“ کے کچھ اشعار ملائے اور ایک نغمہ تیار کیا اور لا ہور جا کر ایور نیو اسٹوڈیو میں سلیم رضا کی آواز میں ریکارڈ کروایا، دھن اتنی اچھی تھی کہ ہر طرف دھوم پھی گئی تھی۔ فرید صاحب نے سارے گانے گھمی سے لکھوائے۔ اس دوران احمد رشدی بھی ہماری نیم میں شامل ہو گیا تھا وہ بھی حیدر آبادی تھا، ایک

دن اس نے ایک دنی لوک (عوای) گیت سنایا۔
کھٹی کڑی میں بکھی پڑی اگے میری اماں

فرید صاحب پھر اٹھے، جلیس اور الحامد نے بھی اصرار کیا کہ اس کو فلم میں شامل کر لیا جائے مگر
مسئلہ یہ تھا اس کے اکثر بول دکنی تھے جو یہاں کسی کی سمجھتے میں نہ آسکتے تھے۔ ابراہیم جلیس نے مجھے
سے کہا کہ تم اسے ”شرف بے اردو“ کر دو۔ ”میں مزاجیہ نہ لکھ سکوں گا۔ میں نے معدودت چاہی“
”تم سب کچھ کر سکتے ہو یا، ریڈ یو پر بندر نپھوا سکتے ہو ؎ پھر پوڑی بکوا سکتے ہو۔ ایک دنی گیت کو اردو
کا ”جو کر“ نہیں بن سکتے؟“، خلیل نے کہا۔ فرید صاحب کی بھی یہی خواہش تھی، انہوں نے مجھے سے
کہا ”آدمی کو ہر کام کی مہارت ہونی چاہیے، دیکھو! میں فلم و ادب کی الف ب نہیں جانتا اور آپ
ایسے ادیبوں اور شاعروں کو لے کر فلم بنارہا ہوں، ہم سب کا یہ پہلا تجربہ ہو گا اور ان شا اللہ کا میاں
ہو گا“، ابراہیم جلیس، الحامد اور احمد رشدی نے بھی جب اصرار کیا تو میں آمادہ ہو گیا اور میں نے اردو
محاوروں کی مدد سے ایک مزاجیہ ”دو گانا“ لکھ دیا۔ محاورے تھے۔

کام کانہ کا ج کا ذہانی سیر انداز کا

چھوٹا منہ اور بات بڑی یا باتیں بنانا بڑی بڑی
اور عقل بڑی یا بھینس بڑی۔ وغیرہ وغیرہ

یہ دو گانا احمد رشدی اور آرلن پروین نے گایا تھا اور لہری اور پنا پر فلمایا گیا۔ گانا اتنا
مقبول ہوا کہ آج تک لوگوں کو یاد ہے اور میری جان یوں مصیبت میں رہی کہ ”بعض لوگوں کے
اس کانے“ پر اکثر مشاعروں میں بھی اس کی فرمائش کر دی جاتی تھی، بڑی مشکل سے جان چھڑاتا
تھا۔ اس دوران کراچی میں ایک آرٹ فلم ”اور بھی غم ہیں“ بن رہی تھی۔ اس میں میرے بچپن کا
دوست اسد جعفری (فلم جرنلٹ) ہیر و تھا اور ایک باغی شاعر کا کروار ادا کر رہا تھا۔ فلم کے مصنف
دانش دیروی اور ہدایت کار اے اتنی صدیقی کی فرمائش پر میں نے اس کا تھیم سائیگ ایک لہرم کی
صورت میں لکھا اور میوزک ڈائریکٹر استاد تھو خاں اور اسد جعفری کی فرمائش پر اپنے ترجمہ میں اسے
ریکارڈ کر دیا جو اسد جعفری پر فلمایا گیا تھا ”اور بھی غم ہیں“ ۱۵ اگست ۱۹۶۰ء کو رویلیز ہوئی اور اس

فلم کو پاکستان میں پہلا "صدراتی ایوارڈ" دیا گیا۔
آنچل میں ایک اور تجربہ بھی کیا گیا، احمد رشدی سے ایک سنجیدہ نغمہ گوایا گیا۔
کسی چمن میں رہوم بہار بن کے رہو

”آنچل“ کے سمجھی گانے مقبول ہوئے تھے مگر یہ گانا پر بہت تھا اور اسی پر مجھے ۱۹۷۲ء کا ”نگار ایوارڈ“ عطا ہوا۔ پہلی ہی فلم پر بہترین نغمہ نگاری کا ایوارڈ! حاصل دین کے سینے پر سانپ لوٹنے کے مترادف تھا چنانچہ ہفت روزہ ”کردار“ اور ”نگار“ میں میرے خلاف مسلسل مراسلے چھپنے لگے ایک بحث چھڑگئی جو تین ماہ تک چاری رہی۔ یہ تمام بخششیں ایک کتاب پر ”کسی چمن میں رہو“ کے نام سے ۱۹۷۲ء میں شائع ہو چکی ہے۔ ہمارے ادب میں ایسی مثالیں عام ہیں اور میرے ساتھ میرے ”رقباں رو سیاہ نے“ بڑے بڑے تماشے کیے ہیں اگر کوئی صاحب ایسی کتابیں پڑھنے کا شوق رکھتے ہوں تو حسب ذیل کتابیں یڑھ لیں۔

مرت: حمایت علی شاعر (۱۹۸۳ء)

ا۔ چراغ بکف

مرتب: پروفیسر مرازا سلیم بیگ (۱۹۹۳ء)

۲۷

۳۔ مارش سنگ سے بارش گل تک مرتب: پروفیسر رعناء اقبال (۲۰۰۲ء)

میرے مقالات اور مباحث کے مجموعے "شخص و عکس" ۱۹۸۳ء میں بھی "تذکیہ" کے عنوان سے میرے جوابی مضامین پڑھے جاسکتے ہیں۔ محوالہ بالا کتابوں میں تمام تنازعہ تحریریں تاریخ و ارشادی حوالوں کے ساتھ جمع کر دی گئی ہیں۔ یہ تحریریں ہمارے ایک دور کی ذہنیت کا آئینہ دکھاتی ہیں۔ 1962ء میں، میں نے ریڈ یوکی ملازمت چھوڑ دی۔ ۱۹۶۳ء میں سنتو ش کمار اور صبیحہ کی فلم "دامن" ریلیز ہو گئی۔ اسکے نفعے بھی بہت مقبول ہوئے اور فلم بھی، مجھے اسکے نفعے

نہ چھڑا سکو گے دامن نہ نظر بھا سکو گے

پہلی ۱۹۶۳ء کا بہترین نغمہ نگار کا "نگار ایوارڈ" ملا اور ۱۹۶۴ء میں "کنیز" کے ایک دو گانے

جب راتِ ڈھلی تم یاد آئے

ہم دور نکل آئے، اس یاد کے ساتھ سائے

پر ”صورایوراڈ“ سے نوازا گیا۔ ان اعزازات کا رد عمل تو ہونا ہی تھا۔ ”ہماری براوری“ نے خوب خوب اپنے ”ظرف“ کا مظاہرہ کیا اور میری شہرت کو داغدار کرنے کی کوشش کی گئی۔ لیکن اللہ کے فضل و کرم سے میرا اور ظلیل احمد کا نام فلمی دنیا میں اتنا معتبر ہو چکا تھا کہ ہمارے نام پر ہی فلم کا سودا ہو جایا کرتا تھا۔ چنانچہ ۱۹۶۷ء میں، میں نے بحیثیت فلم ساز اپنی ذاتی فلم ”لوری“ کا اعلان کر دیا۔ اس کے ڈائریکٹر سید سلیمان تھے، کہانی ڈاکٹر حسین کی تھی اور مکالمے احمدندیم قاسمی نے لکھے تھے۔ فلم کے بھی گانے ہٹ ہوئے اور فلم بھی سپرہٹ ہوئی۔ میرا نام بحیثیت فلم ساز بھی اہم ہو گیا۔ اب نہ سرمائے کی کمی تھی نہ مقبولیت کی، میں گانے بھی لکھتا تھا، مکالمے اور اسکرین پلے بھی۔ معاوضہ ہزاروں میں ملنے لگا اور ”لوری“ کی کامیابی نے تو قسمت ہی بدلتی تھی۔ لیکن ملک کے ”سیاست داں“ بھی اپنا ہندوکھار ہے تھے۔ ۲۵ میں ہندوستان سے جنگ ہوئی جو سترہ دن چلی۔ حاصل کچھ نہ ہوا۔ کشمیر اپنی جگہ رہا اور ہم اپنی دانست میں فتح مندو کامراں۔ سڑکیں اور شاہراہیں شہیدوں کے نام سے منسوب ہو گئیں۔ فیلڈ مارشل ایوب خان کے بعد جنرل سعید خان آگئے۔ اے میں ہم آپس میں لڑپڑئے مشرقی پاکستان پر فوج نے چڑھائی کر دی، ہندوستان نے موقع سے فائدہ اٹھایا اور ”بنگلہ دیش“ بن گیا۔ ہمارے ۹۳ ہزار فوجی گرفتار کر لیے گئے۔ ذوالفقار علی بھنو نے انہیں رہائی دلائی۔ جنرل خیاء الحق آگئے۔ وہ گیارہ سال تک براجماں رہے اور ملک کہیں سے کہیں پہنچ گیا۔

ملک ٹوٹ جانے کے بعد مارکیٹ بھی آدمی رہ گئی تھی، فلمسازی مشکل ہو گئی۔ ٹی وی پراندیا کی فلم نے یلغار کر دی۔ اس کے مقابلے کے لیے کلر فلمیں بننے لگیں جو ناکام ہوتیں تو فلم ساز کے ساتھ ڈسرٹی یوزر کو بھی ریٹھتیں۔ میں نے ”چھوٹی مارکیٹ“ کے خیال سے بلیک اینڈ وائٹ فلم بنانے کا فیصلہ کیا اور بحیثیت فلم ساز اور ہدایت کار پہلے ”منزل ہے کہاں تیری“ کے نام سے ایک فلم لاہور میں شروع کی مگر چند وجوہات کی بنا پر وہ ادھوری رہ گئی، میں کراچی آگیا پھر ”گڑیا“ کی ابتدائی۔ اس کی تکمیل تک فلم بینوں کو کلر فلموں کا چسکہ لگ چکا تھا اور ٹی وی بھی رنگیں ہو گیا تھا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ میری فلم کا سودا ہونے کے باوجود سینما ہال ملنے مشکل ہو گئے۔ کوئی ڈسرٹی یوزر سینما کرنے پر لے کر فلم چلانے پر آمادہ نہ تھا۔ اس میں یک طرفہ نقصان کا اندر یشہ تھا۔ چنانچہ یہ

خطرہ مول نہ لیا جاسکا اور فلم ریلیز نہ ہو سکی۔ میں بھی اس ماحول سے دل برداشتہ ہو چکا تھا، فلم سازی کے سبب نگہداری بھی کم ہو گئی تھی اور سب سے بڑا پہلو جو نہایت سنجیدگی سے ہمارے زیر غور تھا یہ کہ بچے بڑے ہو چکے تھے۔ وہ کالج اور یونیورسٹی میں پڑھ رہے تھے۔ ایک دن یونیورسٹی نے کہا۔

”آپ نے تو فلمی دنیا میں رہتے ہوئے اپنی اعلیٰ تعلیم مکمل کر لی، کیا ہمارے بچے یہ کام کر سکیں گے؟“

۲۳ء میں جب میں ”لوری“ بنا رہا تھا تو میں نے سندھ یونیورسٹی سے نہ صرف ایم اے کیا بلکہ پی ایچ ڈی کے لیے بھی خود کو رجسٹر کروالا یا تھا۔ یہ اور بات کہ فلمی مصروفیات ہی نے مجھے پابند نہ رہنے دیا اور میں ”ڈاکٹریٹ“ مکمل نہ کر سکا۔ دس سال گزر گئے۔ ۲۷ء میں، میں نے فلم انڈسٹری چھوڑ دی اور کئی پینگ ہو کر رہ گیا، بس ایک ہی آرزو تھی کہ بچے اعلیٰ تعلیم پا لیں۔ ہمارا فلمی ماحول ایسا نہیں کہ اگر کوئی بیٹا یا بیٹی اس میں وچکپی لینے لگے تو معاشرے کے لیے قابل قبول ہو سکے۔ اکثر فلم اشاروں نے اپنے بچوں کو فلمی دنیا سے دور رکھا ہے۔ دوسری بات یہ کہ فلمی دنیا میں تعلیم کا نقدان ہے۔ چند ایک پڑھے لکھے لوگ تھے بھی تو وہ اپنی ذات میں مست کر رہے گئے تھے۔ یہاں انڈیا جیسا ماحول نہیں ہے۔ میری بیگم نے ان سب مسائل پر نظر رکھتے ہوئے بہت دور تک سوچا اور مجھے آگے جانے سے روک دیا میں نے بھی اسٹوڈیو کی بجائے یونیورسٹی کی راہی اور سندھ یونیورسٹی میں پڑھانے لگا۔

آج خدا کا فضل ہے میرے آٹھوں بچے (چار بیٹے اور چار بیٹیاں) بھی اعلیٰ تعلیم یافتہ ہیں۔ میری بیگم نے سب کو منزل پر پہنچا دیا، سب اپنے اپنے گھر کے ہو گئے۔ اور وہ میری رفیق حیات میرانج نہیں۔ گزشتہ سال ۲۱ نومبر ۲۰۰۲ء کو نور نہو (کینڈا) میں انتقال کر گئیں۔ میرے بچوں نے اپنی بساط سے زیادہ کوشش کی، علاج کے لیے امریکہ اور کینڈا لے گئے۔ مگر وہی ہوا جو خدا کو منظور تھا۔ نور نہو کے پکرنگ کے قبرستان میں ان کی تدفین عمل میں آئی۔

آسمان اُس کی لحد پر شبِ نعم افشا نی کرے

بزرۂ نورستہ اس گھر کی نگہبانی کرے

میں نے مجموعی طور پر دس، پندرہ سال فلم انڈسٹری میں گزارئے ہے شمار فلمی نغمات لکھے

مگر انہیں محفوظ نہیں رکھ سکا، ریڈیو کی ملازمت کے دوران بھی بے شمار گیت اور قومی نغمے لکھے۔ کئی غنائیے اور منظوم ڈرامے تحریر کیے۔ نثر میں بھی اسیج اور ریڈیو کے کئی ڈرامے لکھے جن میں (فلم میں جانے سے پہلے) محمد علی اور مصطفیٰ قریشی کے علاوہ کئی شاعروں اور ادیبوں نے بخششیت ادا کار بھی کام کیا۔ یہ تخلیقات رسائل میں بھی بہت کم شائع ہوئیں۔ مجھے اتنا وقت ہی نہیں ملا کہ میں ان پر نظر ٹالی کرتا۔ مجھے ہمیشہ یہ خیال رہا کہ کسی وقت اطمینان سے بیٹھ کر اپنی تخلیقات پر تنقیدی نظر ڈالوں گا اور ضروری ترمیم و تنیخ کے بعد اشاعت کے لیے دوں گا، دیکھتے دیکھتے نصف صدی گزر گئی۔ اب ہر چیز توجہ سے دیکھی ہے تو اندازہ ہوا ہے کہ میری پچاس فیصد سے زیادہ تحریریں غیر مطبوعہ ہیں۔ اس دوران پر فیسر رعناء اقبال نے کراچی یونیورسٹی سے مجھ پر پی اسیج ڈی کا پروگرام بنالیا اور جو چیزیں منتشر تھیں انہیں سمجھا کرنے لگیں۔ ان فلمی نغمات کی سمجھائی میں بھی ان کی کوششوں کا بڑا ادخل ہے۔ انہوں نے بڑی محنت سے بہت سے نغمے جمع کیے۔ رعناء کے علاوہ میرے ایک رفتہ دیرینہ شاہین اقبال بھی ہیں جو ہندوستان اور پاکستان میں برسوں فلم اندھری سے متعلق رہے۔ ریڈیو پاکستان کراچی میں بھی میرے ساتھ تھے۔ فلمی نغموں کی تلاش میں انہوں نے بھی بہت مدد کی، کراچی میں ایک اور صاحب مرزا اوقار بیگ بھی ہیں جو وحید مراد اور احمد رشدی کے پرستار ہیں۔ انہوں نے بھی کئی فلموں کے بک لٹ اور نغمات کے ریکارڈ فراہم کیے، ایک اور دوست فلم ڈسٹری بیوڑا احسان ہیں جو فیصل آباد میں رہتے ہیں۔ میرے نغمات کے لیے بار بار لا ہو رکھنے اور ہر ممکن ذریعے سے نغمات جمع کیے۔ ان تمام نغمات کو پڑھنا اور درست نقل کروانا بھی بڑا کام تھا اور ان کا انتخاب اپنے آپ کو امتحان میں ڈالنے کے مترادف تھا چنانچہ یہ کام بھی دوستوں نے کیا۔ میں ان سب کا شکر گزار ہوں۔

ایک دن اس کتاب کے مرتب برادرم انور جیسیں قریشی اور نگران عزیزم شفیق الزماں نے خواہش ظاہر کی کہ نہ صرف مقبول نغمات پختے جائیں بلکہ موسیقی اور فلم کی مختلف ضرورتوں اور خصوصیات کو نظر میں رکھتے ہوئے ہر قسم کا نغمہ منتخب کیا جائے۔ فلم چونکہ ہماری سوسائٹی کے ہر طبقے کی نمائندہ ہوتی ہے اس لئے نغمہ نگار کو کہانی کے کرداروں کی ذہنی سطح اور سماجی پس منظر زگاہ میں رکھ

کرنگہ لکھنا پڑتا ہے۔ جہاں تک ادبی معیار کا مسئلہ ہے تو وہ بھی متاثر ہوتا ہے۔ ہمارے بڑے بڑے شاعروں نے بھی ہر قسم کی شاعری کی ہے بقول مولانا حضرت مولانا فیضی، ”شاعری عاشقانہ بھی ہوتی ہے اور عارفانہ بھی۔ عامیانہ بھی ہوتی ہے اور فاسقانہ بھی، ہر ایک کے اظہار کے کچھ آداب ہوتے ہیں۔“ میر سے لیکر علامہ اقبال اور جو شیع آبادی سے لے کر فیض تک ایسی مشالیں موجود ہیں۔ علامہ اقبال نے اپنی کئی تخلیقات کو رد بھی کر دیا تھا مگر ان کے پرستاروں نے انہیں پھر سے جمع کر کے ہمیشہ کے لیے محفوظ کر دیا۔ فلمی نغمات کے انتخاب میں تھوڑی سی رعایت بھی ملحوظ رکھنی چاہیے چنانچہ یہ سارا انتخاب اسی نقطہ نگاہ سے کیا گیا ہے۔

اب فیصلہ آپ کریں گے کہ یہ کتاب ادب، فلم اور معاشرے میں کس نگاہ سے دیکھی جائے گی کیونکہ آج کے جمہوری دور میں بھی ہمارے ادب اور ہمارے معاشرے میں ”برہمن اور شودر“ کا فرق موجود ہے۔ ہمارے ذہن بھی طبقاتی ہیں اور ہماری نفیات بھی۔ لوگ کہتے ہیں کہ میں نے فلمی نغمات کے ادبی معیار کو بھی بڑھایا ہے اور ان نغمات کی معرفت معاشرے پر تنقید بھی کی ہے۔ شاید آپ کو بھی ان سے اتفاق ہو۔

حمایت علی شاعر

۳ جون ۲۰۰۳ء

شاعر کی فلمی شاعری

(محترم الیاس رشیدی کا تحریر کردہ یہ مضمون مجلہ "مختصر" کے "حایات علی شاعر نبیر" کی تقریب رونمائی کے موقع پر پڑھا گیا تھا)

بر صغیر انڈوپاک کی فلموں میں نغمہ نگاری کا آغاز ایسے نغمہ نگاروں سے ہوا تھا جو صرف تک بند تھے اور ان کا حقیقی شاعری سے قطا کوئی تعلق نہ تھا۔ انہیں فلمی دنیا میں بھی "مشی جی" کہا جاتا تھا اور یہ سلسلہ مدتوں تک چلتا رہا۔ اس لئے کہ نہ تو فلم سازوں ہی نے اردو ادب کے مستند شعر کو نغمہ نگاری کی دعوت دی اور نہ ہی شعرا، حضرات نے فلمی دنیا کی طرف توجہ دی تھی۔ اس دور کے فلم ساز یہ جانتے تھے کہ نامور شعرا نہ تو ہمارے اشاروں پر چلیں گے اور نہ ہی وہ اپنے کام میں ہماری مداخلت برداشت کریں گے اور ان کے ساتھ وہ سلوک بھی روانہ رکھا جائے گا جو "مشی حضرات" کے ساتھ روا رکھا جاتا ہے اور پھر انہیں معاوضہ بھی بھر پورا کرنا پڑے گا اور اس کے برعکس اس دور کے شعرا، کرام فلمی دنیا کو بہت بڑی اور جاہلوں کی دنیا تصور کرتے تھے۔ متحده ہندوستان میں اس جمود کو سب سے پہلے حضرت علامہ آرزو لکھنؤی مرحوم نے توڑا تھا۔ انہوں نے لکھنؤ سے کلکتہ جا کر فلموں کے لیے نغمہ نگاری کی اور پھر ان ہی کے نقش قدم پر چلتے ہوئے حضرت جوش شیخ آبادی، مولانا ناصر لقادری، بہزاد لکھنؤی مرحوم نے بھی فلموں کے لیے نغمہ نگاری شروع کر دی اور پھر ایک بار دور ایسا آیا جب اردو کے بیشتر عظیم شعرا، ادیب، دانشور، افسانہ نگار اور مصنف متحده ہند میں فلمی دنیا سے وابستہ ہو گئے لیکن فلمی نغمات کی شاعری کو جو بلند ترین مقام مجرور حکومت پوری، شکلیں بدایوں اور ساحر لدھیانوی نے عطا کیا وہ اور کوئی شاعر نہ کر سکا۔ ۱۹۷۲ء میں جب مملکت خدادادِ پاکستان معرض وجود میں آیا اور یہاں فلم سازی کا آغاز ہوا تو ہمارے فلم

سازدی کی خوش قسمتی یہ رہی کہ انہیں ابتدا سے ہی سیف الدین سیف اور قتیل شفائی جیسے اعلیٰ معیار کے شعراء میر آگئے اور پھر انہی کی پیروی کرتے ہوئے سرور بارہ بنکوی، کلیم عثمانی، مظفر وارثی صہبہ اختر کے ہمراہ حمایت علی شاعر نے بھی فلمی دنیا میں شمولیت اختیار کر لی۔ چونکہ ہمارا جگہ کامذکور ”حمایت“ ہی ہیں تو میں ان کے لیے صرف اتنا کہوں گا حمایت علی شاعران باعزم و بلند حوصلہ افراد میں سے ایک ہیں جو کچھ بننے کے لیے بے پناہ جدوجہد کی راہ سے گزرتے ہیں اور کندن ہو جاتے ہیں۔ حمایت علی شاعر ۱۹۵۱ء میں پاکستان آئے تو ماشا اللہ نوجوان تھے انہوں نے ابتدا ہی میں اپنی شاعری کا ایسا رنگ جمایا کہ ان کا شمار صفت اول کے شعراء میں ہونے لگا انہوں نے تمام اصناف میں شعر کہے اور خوب کہے۔ بلکہ یہ ایک صفتِ علاٰ ثی کہ تو موجود بھی ہیں۔ موصوف پاکستان آتے ہی ریڈ یو پاکستان کراچی سے ملک ہو گئے اور اس کی وجہ یہ تھی کہ یہاں پہنچنے آبائی وطن حیدر آباد کن میں بھی ۱۹۳۸ء سے ۱۹۵۱ء تک ریڈ یو سے وابستہ رہ چکے تھے۔ ریڈ یو ہی کے حوالے سے ان کی دوستی موسیقار خلیل احمد سے تھی۔ ان کا تعلق گور کھپور سے تھا جب خلیل احمد کو پہلی بار کراچی میں بننے والی فلم ”آنچل“ میں موسیقی دینے کا موقع ملا تو خلیل احمد نے اس فلم کے لیے تمام گانے حمایت علی شاعر ہی سے لکھوائے جو ہر طبقہ میں پسند کیے گئے۔ مذکورہ فلم کے چند گانوں کے مکھڑے یہ تھے۔ تجھ کو معلوم نہیں تجھ کو بھلا کیا معلوم (سلیم رضا) کھٹی کڑی میں مکھی پڑی ہائے میری اماں اور کسی چمن میں رہو تم بہار بن کے رہو (احمد رشدی) آج بھی روز اول کی طرح مقبول ہیں اور اس کا آخرالذکر نغمے کی شاعری پر ہی انہیں پہلا ”نگار ایوارڈ“ بطور بہترین نغمہ نگار ملا تھا۔ آنچل ۱۹۶۲ء میں ریلیز ہوئی تھی اور بے حد کامیاب رہی تھی اور اس کے بعد ہی حمایت علی شاعر کا شمار ہماری فلمی دنیا کے مصروف ترین اور معروف ترین نغمہ نگاروں میں ہونے لگا تھا۔ گو حمایت علی شاعر صاحب نے فلمی نغمہ نگار کے طور پر بہت زیادہ کام نہیں کیا۔ اس لیے ان کی فلموں کی تعداد بھی زیادہ نہیں ہے لیکن انہوں نے جس قدر بھی فلمی نغمات لکھے اعلیٰ ترین اور معیار کے لکھے اور سب ہی مقبول بھی ہوئے۔ ان کے تحریر کردہ نغمات کا شمار پاکستان کے شاہکار فلمی نغمات میں ہوتا ہے۔ اس دور میں ایک وقت ایسا بھی آیا جب ہدایت کار الحادم ”موسیقار خلیل احمد“ مصنف ابراہیم جلیس

مرحوم، گودکار احمد رشدی، مرحوم ہدایت کار ایس سلیمان، اداکار سنتوش کمار مرحوم، فلم ساز و اداکار در پن اور حمایت علی شاعر کی ایک ٹیمی بی بھی تھی۔ اس ٹیم نے متعدد فلمیں بھی بنا کیں جن میں فلم ساز و اداکار در پن کی ”تا نگے والا“ اور ”انپکڑ“ سنتوش کمار کی ”دامن“ اور ”تصویر“ کے نام شامل ہیں۔ فلم دامن ۱۹۶۳ء میں ریلیز ہوئی تو اس کے تمام گانوں نے ملک بھر میں دھوم مچا دی تھی اور اس فلم کا ایک نغمہ جس کے بول تھے۔ ”نہ چھڑا سکو گے دامن نہ نظر بچا سکو گے کی نغمہ نگاری پر حمایت علی شاعر کو دوسرا ”نگار ایوارڈ“ ملا تھا۔ یوں انہوں نے دو سال مسلسل نگار ایوارڈ حاصل کئے۔ دامن کے علاوہ ۱۹۶۳ء ہی میں ان کے لکھے ہوئے نغمے سے آرستہ فلمیں اور بھی آئیں ان میں ”جب سے دیکھا ہے تمہیں“، ”دل نے تجھے مان لیا“، ”ایک تیرا سہارا“ اور ”تا نگے والا“..... ”تا نگے والا جس کے فلم ساز در پن مرحوم تھے اور یہ حمایت علی شاعر کی لاہور میں بننے والی پہلی فلم تھی جس کے نغمات انہوں نے تحریر کئے تھے۔ ۱۹۶۳ء میں انہوں نے ”انپکڑ“، ”خاموش“، ”رہو“ اور مقبول فلم ”نائلہ“ کے گیت لکھے جبکہ ۱۹۶۵ء میں ان کے تخلیق کردہ نغمات سے آرستہ دو فلمیں ”کنیز“ اور ”مجاہد“ نمائش پذیر ہوئیں اور اسی سال ہی حمایت علی شاعر فلم ساز بھی بی بھی بن گئے اور انہوں نے اپنی پہلی فلم ”لوری“ بنانے کا آغاز کر دیا جس کے مصنف ذاکر حسین اور ہدایت کار ایس سلیمان تھے۔ جبکہ نغمات انہوں نے خود لکھے تھے اس کے موسیقار بھی خلیل احمد تھے۔ فلم نہ صرف گولڈن جوبی بہت ثابت ہوئی بلکہ اس کے تمام گانے بھی بہت ہو گئے اور ان میں سے بیشتر اب بھی امر نگیت میں شامل ہیں۔ فلم لوری ۱۹۶۶ء میں ریلیز ہوئی جبکہ اس کے علاوہ بھی چار فلمیں ”بدنام“، ”میرے محبوب“، ”درودل“ اور ”تصویر“ بھی اسی سال نمائش کے لیے پیش کی گئیں۔ تصویر کے فلم ساز سنتوش کمار اور ہدایت کار ایس سلیمان تھے اس فلم کے گانوں کے ساتھ ساتھ اسکرین پلے اور مکالے بھی حمایت علی شاعر ہی نے لکھے تھے اور بطور مکالمہ نگاریہ ان کی پہلی فلم تھی (جو بھی چند ہفتے قبل ہی اُنہی پر دکھائی جا چکی ہے) واضح رہے کہ فلم ”نائلہ“، ”جب سے دیکھا ہے تمہیں“ اور ”بدنام“ کے لیے حمایت علی شاعر نے صرف ایک ایک گانا لکھا تھا۔ اپنی ذاتی فلم لوری کی کامیابی کے بعد حمایت علی شاعر نے اپنی دوسری فلم گڑیا شروع کر دی اور اسے بہر

طور مکمل بھی کر لیا۔ گڑیا کے یہ نہ صرف فلم ساز، مصنف اور نغمہ نگار تھے بلکہ ہدایت کار بھی خود ہی تھے مگر افسوس ہے کہ یہ فلم غالباً ناساز گار حالات کے سبب ریلیز نہ ہو سکی۔ فلم گڑیا کی کاست بھی اچھی تھی اس میں ہیر د محمد علی اور ہیر دین زیب اتحی جبکہ اس کے پیشتر گانے ریلیز سے پہلے ہی کافی مقبول ہو گئے تھے۔ حمایت علی شاعر نے ۱۹۶۷ء میں فلم ”میں وہ نہیں“ اور ۱۹۷۰ء میں ادا کارہ اور فلم ساز ترجم اور ہدایت کار شیخ حسن مرحوم کی فلم ”جھک گیا آسمان“ کے لئے نغمات بھی لکھے تھے لیکن موصوف خود فلم سازی اور ہدایت کاری کے چکر میں کچھ ایسے الجھے جس کے سبب غالباً انہیں فلمی دنیا سے کنارہ کش ہونا پڑا۔ اس طرح موصوف پانچ، چھ سال بعد ہی فلمی نغمہ نگاری سے دور ہو گئے۔ اگر یہ صرف نغمہ نگاری رہتے تو میں پورے یقین سے کہ سکتا ہوں کہ حمایت علی شاعر کا نام آج بھی فلمی دنیا کے افق پر جلگھاتا ہوا نظر آتا۔ حمایت علی شاعر کا اچاک فلمی دنیا سے کنارہ کشی اختیار کر لینا کم از کم میری سمجھ سے بالاتر ہے کیونکہ ان کی ذاتی فلم ”گڑیا“ جو کہ تقریباً مکمل ہو چکی تھی وہ تک اسکرین کامنہ نہ دیکھ سکی جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ فلمی دنیا کے کسی شعبے نے انہیں اس قدر تکلیف پہنچائی ہو گی جس کی وجہ سے وہ دل برداشتہ ہو کر اس بظاہر سنبھال دنیا سے منہ پھیر پکے ہیں۔ بہر حال جب بھی کبھی پاکستانی فلمی دنیا کی تاریخ لکھی جائے گی اس میں حمایت علی شاعر کا نام صفت اول کے نغمہ نگار کی حیثیت سے ضرور شامل کیا جائے گا۔

الیاس رشیدی

بانی مدیر، ہفت روزہ ”نگار“

(کراچی)

نعت

اے حبیب کبریا، اے رحمت للعالمین
 آپ کے در کے سوا میرا یہاں کوئی نہیں
 اے حبیب کبریا، اے رحمت للعالمین

میری کشتی کی خداراً ناخداکی کیجیے
 راستہ بھولے ہوؤں کی رہنمائی کیجیے
 آپ کے ہوتے مری دنیا نہ مٹ جابئے کہیں
 اے حبیب کبریا، اے رحمت للعالمین

آپ کو حضرت حسین، ابن علی کا واسطہ
 ہر شہید کربلا کی بے کسی کا واسطہ
 میری مشکل کیجیے آسان شہر دنیا و دیں
 اے حبیب کبریا، اے رحمت للعالمین

آپ کا سایہ ملتے تو روشنی مل جائے گی
 آپ چاہیں تو مجھے پھر زندگی مل جائے گی
 آپ چاہیں تو مری مشکل کوئی مشکل نہیں
 اے حبیب کبریا، اے رحمت للعالمین

نظم

مخلیس اور بھی ہیں حسن کی محفل کے سوا
منزلیں اور بھی ہیں عشق کی منزل کے سوا
اور بھی غم ہیں زمانے میں غمِ دل کے سوا
آنکھ رکھتے ہو تو آؤ یہ تماشہ دیکھو
آدمیت کا سکتا ہوا لاشہ دیکھو

نیلے آکاش تلنے خاک میں پلتے ہوئے لوگ
اوپرچے ~~جھنگوں~~ کی گھنی چھاؤں میں جلتے ہوئے لوگ
بھوک کی آگ میں چپ چاپ پکھلتے ہوئے لوگ
بھوک کی گود میں افلاس کے گھوارے میں
روشنی ڈھونڈتے ہیں جہل کے اندر ہمارے میں

سوچتے چہروں پر جنتی ہوئی حالات کی دھول
 جسم سوکھے ہوئے مجسے کوئی ویران بپول
 میلے دامن میں سیبیٹے ہوئے مسلے ہوئے پھول
 موت کے ہاتھ سے جینے کا صدھ پاتے ہیں
 اپنی ناکردار گناہوں کی سزا پاتے ہیں

یہ وہ رائی ہیں کہ جن کی نہیں منزل کوئی
 یہ وہ موجیں ہیں کہ جن کا نہیں ساحل کوئی
 یہ وہ لاشیں ہیں کہ جن کا نہیں قاتل کوئی
 کتنے نادان ہیں مرمر کے جنے جاتے ہیں
 زہر کو شہد سمجھتے ہیں پئے جاتے ہیں

علم کے نور سے جو دل ہیں ازل سے محروم
 جہل کی گود میں پرداں چڑھے جو معصوم
 زندگی کیا ہے خدا کیا ہے انہیں کیا معلوم
 ان کے سینوں کی بجھی آگ جو روشن ہو جائے
 یہ جہاں ایک مہکتا ہوا لگش ہو جائے

(ترجمہ حمایت علی شاعر ۵ فلم۔ اور بھی ہیں غم)

نغمہ

(۱۹۶۲ء کا نگاریوارڈ یافتہ بہترین نغمہ)

کسی چمن میں رہو تم بہار بن کے رہو
 خدا کرے کسی دل کا قرار بن کے رہو
 ہم اپنے پیار کو دل سے لگا کے جی لیں گے
 یہ زہر تم نے دیا ہے تو نہ کے پی لیں گے
 زمانہ دے نہ تمہیں بے وفاکی کا ازام
 زمانے بھر میں وفا کا وقار بن کے رہو
 خدا کرے کسی دل کا قرار بن کے رہو
 کسی چمن میں رہو تم بہار بن کے رہو

کسی کے ساتھ رہو تم تمہارے ساتھ ہیں ہم
 تمہارا غم ہے سلامت تو پھر ہمیں کیا غم
 تمہاری راہ چکتی رہے ستاروں سے
 دیارِ حسن میں حسن دیار بن کے رہو
 خدا کرے کسی دل کا قرار بن کے رہو
 کسی چمن میں رہو تم بہار بن کے رہو
 (آواز احمد شدی ۔ موسیقی خلیل احمد ۔ فلم آنچل)

نغمہ

(۱۹۶۳ء کا نگارایوارڈیافتہ بہترین نغمہ)

نہ چھڑا سکو گے دامن نہ نظر بچا سکو گے
جو میں دل کی بات کہہ دوں تو کہیں نہ جا سکو گے
نہ چھڑا سکو گے دامن

وہ حسین سا تصور ہے تم نے زندگی دی
اے بھول کر بھی شاید نہ کبھی بھلا سکو گے
نہ چھڑا سکو گے دامن

یہ نظر بھی بھی ہی یہ قدم رکے رکے سے
میرا دل یہ کہہ رہا ہے کہیں تم نہ جا سکو گے
نہ چھڑا سکو گے دامن

میرے ہم نشیں تمہیں ہو میرے ہم سفرتمہیں ہو
میری کون سی ہے منزل، یہ تمہیں بتا سکو گے
نہ چھڑا سکو گے دامن
(۲)

جو چراغ جل رہا ہے میرے دل کے انجمان میں
نہ کوئی بجھا سکا ہے نہ ہی تم بجھا سکو گے
نہ چھڑا سکو گے دامن

(آواز نور جہاں ۰ موسیقی خلیل احمد ۰ فلم - دامن)

دوگا

لڑکا جب رات ڈھلی تم یاد آئے
ہم دور نکل آئے، اس یاد کے سامنے سامنے
جب رات ڈھلی.....

لڑکی جو بات چلی تم یاد آئے
اور پاس چلے آئے، اس یاد کے سامنے سامنے
جب رات ڈھلی.....

لڑکا اپنوں نے دیا جو غم، اس غم کی شکایت کیا
کیا جانے پہاں کوئی، اس غم میں ہے راحت کیا
لڑکی ڈر ہے کہ یہ غم دل کا، ناسور نہ بن جائے
لڑکا جب رات ڈھلی.....

لڑکی تم چاہو تو یہ آنسو، بن جائیں شرارے بھی
تم چاہو تو مل جائیں، طوفان میں کنارے بھی
لڑکا ڈر ہے یہ کنارا بھی، طوفان ہی نہ بن جائے
لڑکی جب رات ڈھلی.....
(آواز۔ مالا، احمد رشدی ۰ موسیقی۔ خلیل احمد ۰ فلم۔ کنیز)

نظم

(۱)

تجھ کو معلوم نہیں تجھ کو بھلا کیا معلوم
 تیری زفیں تری آنکھیں ترے عارض ترے ہوند
 کیسی انجانی سی معصوم خطا کرتے ہیں
 تجھ کو معلوم نہیں تجھ کو بھلا کیا معلوم

اتنا مانوس ہے تیرا ہر اک انداز کہ دل
 تیری ہر بات کا افسانہ بنا لیتا ہے
 تیرے ترشے ہوئے پیکر سے چرا کر کچھ رنگ
 اپنے خوابوں کا صنم خانہ سجا لیتا ہے
 تجھ کو معلوم نہیں تجھ کو بھلا کیا معلوم

جانے اس حسنِ تصور کی حقیقت کیا ہے
 جانے ان خوابوں کی قست میں سحر ہے کہ نہیں
 جانے تو کون ہے میں نے تجھے سمجھا کیا ہے
 جانے تجھ کو بھی مرے دل کی خبر ہے کہ نہیں
 تجھ کو معلوم نہیں تجھ کو بھلا کیا معلوم

(آواز۔ سلم رضا ۰ موسیقی۔ خلیل احمد ۰ فلم۔ آنچل)

نظم

(۲)

تجھ کو معلوم نہیں، تجھ کو بھلا کیا معلوم
میرے آنسو میری آہیں، مرے نالے ہیں گواہ
میرے سینے میں جو طوفان اٹھا کرتے ہیں
تجھ کو معلوم نہیں، تجھ کو بھلا کیا معلوم

میری تہائی ہے اب بھی تیرے غم سے روشن
میری پلکوں پر جل اٹھتے ہیں دینے شام کے ساتھ
میری راتیں ترے خوابوں سے ہیں آباد بھی
جائی ہے مری ہر صبح، تیرے نام کے ساتھ
تجھ کو معلوم نہیں، تجھ کو بھلا کیا معلوم

تو نے ائے کاش مرے غم کو بھی سمجھا ہوتا
بے دفا ہوں کہ دفادر جھے کیا معلوم
میرے اطراف ہر اک گام پر دیواریں ہیں
کتنا بے بس ہے مرا پیار تجھے کیا معلوم
تجھ کو معلوم نہیں، تجھ کو بھلا کیا معلوم
(آواز۔ناہید نیازی ۰ موسیقی۔خیلیل احمد ۰ فلم۔آنچل)

غزل

خداوندا یہ کیسی آگ سی جلتی ہے سینے میں
تمنا جو نہ پوری ہو وہ کیوں پلتی ہے سینے میں

نہ جانے یہ شب غم صبح تک کیا رنگ لائے گی
نفس کے ساتھ اک تکوار سی چلتی ہے سینے میں

کے معلوم تھا یارب کہ ہوگی دشمن جاں میں
وہ حررت خونِ دل پی پی کے جو پلتی ہے سینے میں

خداوندا یہ کیسی آگ سی جلتی ہے سینے میں
تمنا جو نہ پوری ہو وہ کیوں پلتی ہے سینے میں

غزل

ہر قدم پر نت نئے سانچے میں ڈھل جاتے ہیں لوگ
دیکھتے ہی دیکھتے کتنے بدل جاتے ہیں لوگ

کس لیے کبجھ کسی گم گشہ جنت کی تلاش
جب کے مٹی کے کھلونوں سے بہل جاتے ہیں لوگ

شع کی مانند اہلِ نجمن سے بے نیاز
اکثر اپنی آگ میں چپ چاپ جل جاتے ہیں لوگ

شاعر ان کی دوستی کا اب بھی دم بھرتے ہیں آپ
ٹھوکریں کھا کر تو سنتے ہیں سنجل جاتے ہیں لوگ

(آواز نور جہاں ० موسیقی ۔ خلیل احمد ० فلم ۔ میرے محظوظ)

غزل

آس کے غم کو غم ہست تو میرے دل نہ بنا
زیست مشکل ہے اُسے اور بھی مشکل نہ بنا

تو بھی محدود نہ ہو مجھ کو بھی محدود نہ کر
اپنے نقشِ کف پا کو میری منزل نہ بنا

دل کے ہر کھیل میں ہوتا ہے بہت جاں کا زیاد
عشق کو عشق سمجھ مشغله دل نہ بنا

پھر میری آس بندھا کر مجھے مایوس نہ کر
حاصلِ غم کو خدارا غم حاصل نہ بنا

گیت

یہ دنیا میت رے راہ گزر ہے اور
ہم بھی مسافر تم بھی مسافر کون کسی کا ہو دے
کا ہے چپ چپ رو دے
کوئی ساتھ دے کہ نہ ساتھ دے
یہ سفر اکیلے ہی کاٹ لے
ہم بھی مسافر تم بھی مسافر کون کسی کا ہو دے

جس نے بھی یاں پیار کیا ہے اس نے سب کچھ کھوایا
پہلے کیا کیا پنے دیکھے آخر میں کیا رویا
پیار کا حاصل آنسو ہیں تو چھوڑ یہ پیار کی بات
کوئی ساتھ دے کہ نہ ساتھ دے یہ سفر اکیلے ہی کاٹ لے
ہم بھی مسافر تم بھی مسافر

اس دنیا میں سب ہیں اکیلے تن سے جدا ہیں سایے
کوئی کسی کو پا کر کھوئے کوئی کھو کر پائے
پلک جھکتے چھٹ جاتا ہے برس برس کا ساتھ
کوئی ساتھ دے کہ نہ ساتھ دے یہ سفر اکیلے ہی کاٹ لے
ہم بھی مسافر تم بھی مسافر کون کسی کا ہو وے

(آواز۔ سعود رانا ۰ موسیقی۔ دیوبھٹا چاریہ ۰ فلم۔ پرناام)

گیت

محبت تیری پک جائے گی دولت مند کے ہاتھوں
سپاہی لوٹ کر آ جا
میں نے تو پریت بھائی۔۔۔ سانوریارے، نکلا تو ہر جائی

آگ لگائی ایسی غم نے۔۔۔ مشکل ہو گئے آنسو تھمنے
تیری قسم تری یاد میں ہم نے۔۔۔ راتوں کی نیند گنوائی
سانوریارے، نکلا تو ہر جائی
.....

تیرے وعدے تیری قسمیں۔۔۔ بیری ہو گئیں جگ کی رسمیں
پیار چلا ہے غیر کے بس میں۔۔۔ ہونے کو ہوں میں پرانی
سانوریارے، نکلا تو ہر جائی
.....

بیری ہو گئے اپنے ہی سائے۔۔۔ آنے کو ہیں لوگ پرانے
آجائکہ دنیا اجز نہ جائے۔۔۔ دیتی ہوں تیری ذہائی
سانوریارے، نکلا تو ہر جائی
.....

(آواز - مالا ° موسیقی - خلیل احمد ° فلم - خاموش رہو)

نغمہ

نوازش، کرم شکریہ مہربانی
مجھے بخش دی آپ نے زندگانی
نوازش، کرم شکریہ مہربانی.....

جوانی کی جلتی ہوئی دوپہر میں
یہ زلفوں کے سائے گھنیرے گھنیرے
عجب دھوپ چھاؤں کا عالم ہے طاری
مہکتا اجالاً چکتے اندر ہرے
زمیں کی فضا ہو گئی آسمانی
نوازش، کرم شکریہ مہربانی.....

لبون کی یہ کلیاں کھلی اُدھ کھلی سی
یہ نخور آنکھیں گلابی گلابی
بدن کا یہ کندن سنہرا سنہرا
قد ہے کہ جھوٹی ہوئی ماہتابی
ہمیشہ سلامت رہے یہ جوانی
نوازش، کرم شکریہ مہربانی.....

(آواز مهدی حسن ۰ موسیقی۔ اے جید ۰ فلم۔ میں وہ نہیں)

غزل

سامنے رشک قمر ہو تو غزل کیوں نہ کہوں
کوئی محبوب نظر ہو تو غزل کیوں نہ کہوں
سامنے رشک قمر ہو تو غزل کیوں نہ کہوں

چاند کی طرح ستاروں میں جوانی گزرے
کہکشاں راہ گزر ہو تو غزل کیوں نہ کہوں
سامنے رشک قمر ہو تو غزل کیوں نہ کہوں

غل کی آنکھ میں سوئی ہوئی خوشبو کی طرح
زندگی اپنی بُر ہو تو غزل کیوں نہ کہوں
سامنے رشک قمر ہو تو غزل کیوں نہ کہوں

عارض و لب کے چمن زار ہوں، پہلو میں کھلے
ایسے ہر شب کی سحر ہو تو غزل کیوں نہ کہوں
سامنے رشک قمر ہو تو غزل کیوں نہ کہوں
کوئی محبوب نظر ہو تو غزل کیوں نہ کہوں
سامنے رشک قمر ہو.....

(آواز۔ مسعود رانا ۰ موسیقی۔ خلیل احمد ۰ فلم۔ میرے محبوب)

دوگانا

عورت دور دیوانے میں اک شمع ہے روشن کپ سے
کوئی پروانہ ادھر آئے تو کچھ بات بنے

مرد میں ترے پاس تو آ جاؤں مگر تو ہی بتا
ترا انداز ملاقات عجیب ہے کہ نہیں
دیکھتے ہی مجھے کترا کے گزرنا تیرا
مجھ کو بیگانہ سمجھنے کا سبب ہے کہ نہیں
دل کی الحسن یہ سلچھ جائے تو کچھ بات بنے
کوئی دیوانہ ادھر آئے تو کچھ بات بنے

عورت یہ حسین رات یہ شبِ نیم میں نہایی ہوئی رات
آ کہ اس رات کی آغوش میں کھو کر رہ جائیں
وہ فسانہ ہے اب تک کوئی عنوان نہ ملا
لب نہ کہہ پائیں تو آنکھوں کی زبانی کہہ جائیں

مرد اب یہ حرث بھی نکل جائے تو کچھ بات بنے

عورت کوئی پردازہ ادھر آئے تو کچھ بات بنے
دل میں ارمان ہیں کیا کیا کوئی دل سے پوچھئے
عمر بھر نہ یہ چاند نہ یہ رات ڈھلنے

مرد چاند کے پاس ستارہ ہے میرے پاس ہے تو
کاش ایسے میں ہوا بھی ذرا لہرا کے چلے
زلف شانوں پہ بکھر جائے تو کچھ بات بنے

(آواز۔ مala۔ مسعود رانا ۰ موسیقی۔ ماسٹر عنایت حسین ۰ فلم۔ نائلہ)

وَلَهُ سر سے پاؤں تک مونج نور ہو
قدرت کا شاہکار ہو تم رشک حور ہو وَلَهُ

یہ حسن یہ نکھار یہ شوخی حیا کے ساتھ
یہ شرم سے جھلی ہوئی پلکپیں ادا کے ساتھ
کیوں کرنہ اپنے حسن پہ تم کو غرور ہے
قدرت کا شاہکار ہو تم رشک حور ہو وَلَهُ

زلفیں اڑیں تو چاند پہ بدی بکھر گئی
نظریں انھیں تو دل پہ قیامت گزر گئی
دل کی خطا ہو تم کہ نظر کا قصور ہو
قدرت کا شاہکار ہو تم رشک حور ہو وَلَهُ

سوچو دبی زبان سے کیا کہہ رہی ہے رات
آؤ کہ آج دل میں نہ رہ جائے دل کی بات
زندیک آ چکی ہو تو کیوں دور دور ہو
قدرت کا شاہکار ہو تم رشک حور ہو وَلَهُ

نغمہ

(۱)

اے جان وقا دل میں تیری یاد رہے گی
دنیائے محبت میری آباد رہے گی
اے جان وقا

ہر دم تیری تصویر نگاہوں میں ہے روشن
ہاتھوں سے نہ چھوٹے گا تیرے پیار کا دامن
آنکھوں میں ترے بھر کی رواداد رہے گی
اے جان وقا

تھا سہی دیراں سہی میں سب کی نظر میں
آباد ہے تو اب بھی اس اجزے ہوئے گھر میں
اس دل میں ہمیشہ تو ہی آباد رہے گی
اے جان وقا

ہر لمحہ مرے دل میں دھڑکتا ہے ترا دل
تو ہی میری تقدیر ہے تو ہی مرا حاصل
تیرے لئے دنیا میری برباد رہے گی
اے جان وفا

(۲)

تصویر کی صورت تری محفل میں ہیں ہم بھی
لیکن نہ پڑی ہم پڑی چشم کرم بھی
کب تک یہ جفا اے دل ناشاد رہے گی
اے جان وفا

(آواز۔ مہدی حسن ۵ موسیقی۔ خلیل احمد ۵ فلم۔ تصویر)

نغمہ

ہوا نے چکے سے کہہ دیا کیا?
 کہ پھول لہر کے نہ پڑے ہیں
 یہ کیسی دل میں امگ جاگی
 کہ ہم بھی شrama کے نہ پڑے ہیں
 ہوا نے چکے سے کہہ دیا کیا.....

وہ لمحہ کتنا عجیب ہوگا، نظر سے جب کچھ نظر کہے گی
 دلوں کی دھڑکن لجا کے اپنے..... فسانہ مختصر کہے گی
 گلے لگ لیں گے آج ان کو
 جو ہم کو تڑپا کے نہ پڑے ہیں
 ہوا نے چکے سے کہہ دیا کیا

وہ شب خیالوں میں جاتی ہے کہ جب دلوں کا سنگھار ہوگا
 ہر ایک دھڑکن میں پیار ہوگا، ہر ایک پل بے قرار ہوگا
 ابھی سے آنکھوں میں سارے لمحے
 جھلک سی دکھلا کے نہ پڑے ہیں
 ہوا نے چکے سے کہہ دیا کیا.....
 (آواز سالا • موسیقی خلیل احمد • فلم لوری)

دوگانا

لڑکا کلی مسکرائی جو گھونگھٹ اٹھا کے
خدا کی قسم تم بہت یاد آئے

لڑکی ہوالے گئی جب بھی آنچل اڑا کے
خدا کی قسم تم بہت یاد آئے

لڑکا کھلا کوئی غنچہ تو گھنگھرو سا چھنکا
لگا ناچنے بونا بونا جمن کا
کوئی شاخ جھومی جو مستی میں آ کے
خدا کی قسم تم بہت یاد آئے
کلی مسکرائی

لڑکی کسی پھول پر کوئی جو بھنورا جو آیا
مرے ہونٹ کا نپے بدن تھرھرایا
نگاہیں جھکالیں جو میں نے لجائے
خدا کی قسم تم بہت یاد آئے
کلی مسکراتی

لڑکا کبھی چاند کے پاس دیکھا جو تارا
چل کے میرے دل نے تم کو پکارا

دونوں چھپے جب وہ بدی کی چلسی گرائے
خدا کی قسم تم بہت یاد آئے
کلی مسکراتی

(آواز نور جہاں - مسعود رانا موسیقی - خلیل احمد فلم - میرے محظوظ)

نغمہ

تو حسیں ترا جہاں حسیں
کھو گیا ہے دل یہیں کہیں
مرے ضمیر تری قسم
میں جس کو ڈھونڈتا ہوں تو ہی تو نہیں
تو حسیں ترا جہاں حسیں.....

یہ مت آنکھیں یہ بے قرار لفیں
یہ بھولپن یہ باکپن یہ پھول سا بدن
یہ چاند سی جیں، یہ حسن مریں
کہیں نہیں.....
تو حسیں ترا جہاں حسیں.....

انہی اداویں نے دل چرا لیا ہے
یہ مستیاں یہ شوخیاں یہ دل ربائیاں
ذرا سنبھل سنبھل، نہ یوں بہک کے چل
.....

(آواز۔ احمد رشدی ۰ موسیقی۔ سعید رعناء ۰ فلم۔ جب سے دیکھا ہے تمہیں)

نغمہ

تم سا حسین کوئی نہیں کائنات میں
ناز و ادا، شرم و حیا، بات بات میں
تم سا حسین کوئی نہیں.....

آلی ہو زندگی میں مری ایسی شان سے
اتری ہو جیسے حور کوئی آسمان سے
بڑا جیسے آنکھ ٹھل آئے رات میں
..... کائنات میں
تم سا حسین کوئی نہیں.....

سورج کمھی سا روپ یہ ابرو ہلال سے
 دل میں ہے روشنی سی تمہارے جمال سے
 ہاں اک جہاں حسن ہوتم اپنی ذات میں
 کائنات میں
 تم سا حسین کوئی نہیں

دیکھو ذرا ادھر کہ نظر سے نظر ملے
 چن لون لبؤں کے پھول تو دل کی کلی کھلے
 آ جائے اک بہار سی باغِ حیات میں
 کائنات میں
 تم سا حسین کوئی نہیں کائنات میں
 ناز و ادا، شرم و حیا، بات بات میں
 ارے تم سا حسین کوئی نہیں

(آواز۔ مسعود رانا ۔ موسیقی۔ خلیل احمد ۔ فلم۔ کھلونا)

گل کہوں، خوبیو کہوں، ساغر کہوں، صہبا کہوں
 اے سراپا رنگ و بو میں تجھ کو آخر کیا کہوں
 گل کہوں، خوبیو کہوں.....

تو محبت کے سنہرے خواب کی تعبیر ہے
 جو تصور میں تھی روشن تو وہی تصویر ہے
 اب بھی میں تجھ کو حقیقت یا کہ افسانہ کہوں
 اے سراپا رنگ و بو میں تجھ کو آخر کیا کہوں
 گل کہوں خوبیو کہوں ساغر کہوں صہبا کہوں
 اے سراپا رنگ و بو میں تجھ کو آخر کیا کہوں

تو زمیں کا چاند ہے یا آسمان کی حور ہے
 یا مری دنیائے دل میں کہکشاں کا نور ہے
 تیرے پیکر کو بتا کس حسن کا جلوہ کہوں
 اے سراپا رنگ و بو میں تجھ کو آخر کیا کہوں
 گل کہوں، خوبیو کہوں، ساغر کہوں، صہبا کہوں
 اے سراپا رنگ و بو میں تجھ کو آخر کیا کہوں
 گل کہوں، خوبیو کہوں

(آواز۔ احمد رشدی ۵ موسیقی۔ ظیلیل احمد ۵ فلم۔ سکھونا)

نغمہ

جب سے دیکھا ہے تمہیں دل کا عجوب عالم ہے
 جانے ان نظروں میں کیا ہے کہ نظر ملتے ہی
 دل کے تاروں پر کوئی گیت سا لہرانے کا
 ایک انجانی سی صرت سے فضا جھوم اٹھی
 اپنے اطراف کی ہر چیز پر پیار آنے کا
 جب سے دیکھا ہے تمہیں دل کا عجوب عالم ہے

تم سے پہلے بھی میرے سینے میں دل تھا لیکن
 آج تک دل کبھی اس طرح سے دھڑکا ہی نہ تھا
 آج جس آگ میں جتا ہوں میں پسکے چپکے
 ایسا شعلہ تو مری روح میں بھڑکا ہی نہ تھا
 جب سے دیکھا ہے تمہیں دل کا عجوب عالم ہے
 جب سے دیکھا ہے تمہیں

(آواز۔ سلیم رضا ۰ موسیقی۔ سعید رعناء ۰ فلم۔ جب سے دیکھا ہے تمہیں)

زندگی کی ہر صرت آپ کے پہلو میں ہے
کیا بتاؤں کیسی راحت آپ کے پہلو میں ہے

آپ ہیں تو یہ زمیں ہے آسمان میرے لئے
آپ کے نقش قدم ہیں کھکشاں میرے لئے
جس تو یہ ہے میری جنت آپ کے پہلو میں ہے

آپ نے اپنالیا سارا زمانہ مل گیا
جس کو پا کر کھو دیا تھا وہ خزانہ مل گیا
چاہتا تھا دل جو دولت آپ کے پہلو میں ہے
زندگی کی ہر صرت آپ کے پہلو میں ہے

اب یہ حضرت ہے کہ ان باؤں میں کھو جاؤں کہیں
خواب بن کر ان حسین آنکھوں میں سو جاؤں کہیں
مری دنیاۓ محبت آپ کے پہلو میں ہے
زندگی کی ہر صرت
(آواز نور جہاں ۔ موسیقی خلیل احمد ۔ فلم تصویر)

نغمہ

ہم بھی ہیں پیار کے قابل، کبھی سوچا ہی نہ تھا
دل سے مل جائے گا یوں دل، کبھی سوچا ہی نہ تھا

دل دھڑکتا تھا کہ اب کون ہمارا ہوگا
کیا خبر تھی، اسی طوفان میں کنارہ ہوگا
موج بن جائے گی ساحل، کبھی سوچا ہی نہ تھا
ہم بھی ہیں پیار کے قابل

دیکھتے دیکھتے تقدیر بدلتے جائے گی
زندگی ایک حسیں خواب میں داخل جائے گی
اس قدر پاس ہے منزل، کبھی سوچا ہی نہ تھا
ہم بھی ہیں پیار کے قابل

اپنے دل کی طرح سینے سے لگا لیں گے ہمیں
پیار میں ڈوبا ہوا گیت بنا دیں گے ہمیں
ایسے ہو جائیں گے مائل، کبھی سوچا ہی نہ تھا
ہم بھی ہیں پیار کے قابل کبھی سوچا ہی نہ تھا

نغمہ

میں خوشی سے کیوں نہ گاؤں، میرا دل بھی گا رہا ہے
 یہ فضا حسیں ہے اتنی کہ نہ سا چھا رہا ہے
 میں خوشی سے کیوں نہ گاؤں

میرے ہم نشیں مبارک تجھے پیار کی یہ منزل
 مجھے مل گئی وہ دولت جو ہے زندگی کا حاصل
 وہ بگاں تھا اک حقیقت یہ یقین آ رہا ہے
 میں خوشی سے کیوں نہ گاؤں

یہ خوشی بھی کیا خوشی ہے کہ نکل پڑے ہیں آنسو
 کہیں دل نہ بیٹھ جائے کہ نہیں ہے دل پر قابو
 تجھے نذر دوں تو کیا دوں میرے پاس کیا رہا ہے
 میں خوشی سے کیوں نہ گاؤں میرا دل بھی گا رہا ہے
 یہ فضا حسیں ہے اتنی کہ نہ سا چھا رہا ہے
 میں خوشی سے کیوں نہ گاؤں

نغمہ

اے خدا تیرے جہاں میں میری قیمت کیا ہے
 ایک مشی کا کھلونا ہے یہ عورت کیا ہے
 میرے ہونٹوں سے ملی پھولوں کو ہٹنے کی ادا
 میری آنکھوں سے ستاروں نے چمکنا سیکھا
 پھر بھی میرے لئے دوزخ ہے یہ تیری دنیا
 اے خدا تیرے جہاں میں میری قیمت کیا ہے

مجھ کو بانٹا گیا بے شرم ہوس کاروں میں
 مرا بیوپار ہوا گلیوں میں بازاروں میں
 مجھ کو نجوا یا گیا شاہوں کے درباروں میں
 اے خدا تیرے جہاں میں میری قیمت کیا ہے

کس سے شکوہ کروں اپنوں کو جب احساس نہیں
 اپنی عظمت کا جب عورت کو ہی کچھ پاس نہیں
 کیسے کہہ دوں کہ یہ دنیا مجھے اب راس نہیں
 اے خدا تیرے جہاں میں میری قیمت کیا ہے
 (آواز رو نالیں ۰ موسیقی خلیل احمد ۰ فلم کھلونا)

گیت

(پکا گانا)

رہے برس برس تو شادمان
تری نظر اتارے آسمان
رہے برس برس تو شادمان

شام حسین رنگین سحر ہو
کاہکشاں تری را گذار ہو
ہنستے گاتے عمر بسر ہو
سورج سی ہو آن بان
رہے برس برس تو شادمان

ایسا اثر ہو میری دعا میں
نام تیرا چکے دنیا میں
شع یہ روشن رہے ہوا میں
تیرا خدا ہو پاسبان
رہے برس برس تو شادمان

(آوازیں۔ فریدہ خانم۔ نسیم نیگم ۰ موسیقی۔ اے جید ۰ فلم۔ میں وہ نہیں)

گیت

لاج کرو نہ مورے بالم نجرا ہم سے ملاؤ

میری ان آنکھوں کو جام شراب کہتے ہیں
میرے لبوں کو مہکتا گلاب کہتے ہیں
میرے شباب کو سب لا جواب کہتے ہیں
پیار سے ہاتھ بڑھاؤ پیار سے ہاتھ بڑھاؤ
لاج کرو نہ مورے بالم نجرا ہم سے ملاؤ

یہ بزمِ رقص ہے، گردش میں لاو پیانے
ہر ایک گیت میں پنپاں ہیں لاکھ میخانے
جو ہے سو آج ہے کل کی خبر خدا جانے
جی بھر کے عیش اڑاؤ..... جی بھر کے عیش اڑاؤ
لاج کرو نہ مورے بالم نجرا ہم سے ملاؤ

لغہ

مانا کہ حضور آپ ہزاروں میں حسیں ہیں
ہم بھی تو جناب آپ سے کچھ کم تو نہیں ہیں
مانا کہ حضور آپ ہزاروں میں حسیں ہیں

جنت میں اگر ہوتیں تو خود آپ ہی ہوتیں
کوثر کے کنارے کہیں آرام سے سوتیں
دنیا میں مگر آپ کے حقدار ہمیں ہیں
مانا کہ حضور آپ

آنکھوں میں ہے کیا بات سمجھتے ہیں یہ ہم بھی
ہر راز کہے دیتی ہے ہونٹوں کی خوشی
لوگ ایسے ہمارے سوا دنیا میں کہیں ہیں؟

مانا کہ حضور آپ

ہم ہیں کہ بڑھے جاتے ہیں ہر دم سوئے منزل
اور آپ کے سینے میں دھڑکتا ہی نہیں دل
پتھر کی طرح آپ جہاں کل تھیں وہیں ہیں
مانا کہ حضور آپ ہزاروں میں حسین ہیں
ہم بھی تو جناب آپ سے کچھ کم تو نہیں ہیں

مانا کہ حضور آپ

(آواز احمد رشدی ० موسیقی خلیل احمد ० فلم لوری)

دوگانا

لڑکا ہم نے تو تمہیں دل دے ہی دیا
اپ تم یہ بتاؤ کیا دو گے

لڑکی اس دل میں بھی ہے اک دنیا
اپ تم یہ بتاؤ کیا لو گے

دولوں ہم نے تو تمہیں دل دے ہی دیا

لڑکی ان آنکھوں نے ہم کو چپکے سے
اک راز کی بات بتائی ہے
وہ بات جسے سن کر اکثر
دل دھڑکا نظر شرمائی ہے
اس بات پر تن من وار دیا
اپ تم یہ بتاؤ کیا دو گے
ہم نے تو تمہیں دل دے ہی دیا

لڑکا دل پیش کروں جاں پیش کروں
ان قدموں میں کیا پیش کروں
سرکار اگر فرمائیں تو
میں دل کی دنیا پیش کروں
سب کچھ ہے تمہارا جاں وفا
اب تم یہ بتاؤ کیا لو گے
ہم نے تو تمہیں دل دے ہی دیا

لڑکی اک چیز ہے جس کو دل والے
تن من کی نولت کہتے ہیں

لڑکا ہم جان گئے پچان گئے
لوگ اس کو محبت کہتے ہیں
سودا تو کیا ہم نے دل کا
اب تم یہ بتاؤ کیا دو گے

دونوں ہم نے تو تمہیں دل دے ہی دیا

نغمہ

کوئی میرے محبوب سا دنیا میں نہیں ہے
پھر کیوں نہ ہو دل اس کی محبت میں دوانہ
کوئی میرے محبوب سا دنیا میں نہیں ہے
وہ شوخ نگاہوں میں چھکلتا ہوا جادو
انجھے ہوئے بالوں سے نکرتی ہوئی خوشبو
ہستے ہوئے ہونٹوں پر وفاوں کا فسانہ
پھر کیوں نہ ہو دل اس کی محبت میں جادو
کوئی مرے محبوب سا

وہ دولت دنیا کا پرستار نہیں ہے
ان کاغذی پھولوں کا خریدار نہیں ہے
اس یوسف ثانی کے ہے قدموں میں زمانہ
پھر کیوں نہ ہو دل اس کی محبت میں دوانہ
کوئی مرے محبوب سا

جب اس کا خیال آتا ہے جھک جاتی ہیں نظریں
یوں اس کے تصور ہی سے شرماتی ہیں نظریں
جیسے یہ تصور ہے محبت کا بہانہ
پھر کیوں نہ ہو دل اس کی محبت میں دوانہ
کوئی مرے محبوب سا دنیا میں نہیں ہے

(آواز نور جہاں ० موسیقی خلیل احمد ० فلم میرے محبوب)

نغمہ

یہ خوشی عجب خوشی ہے اسے جانے کیا زمانہ
ابھی زندگی حقیقت، ابھی زندگی فسانہ
یہ خوشی عجب خوشی ہے

ہوئی ان سے آج روشن تیری زندگی کی محفل
جنہیں اہل دل نے چاہا جو ہے اہل دل کے قابل
یہ خوشی عجب خوشی ہے

تیری خوش نصیبوں پر مجھے کیوں نہ رشک آئے
کہ جو پھول تو نے مانگے وہ ہی تیرے ہاتھ آئے
یہ خوشی عجب خوشی ہے

یہ خوشی عجب خوشی ہے اسے جانے کیا زمانہ
ابھی زندگی حقیقت، ابھی زندگی فسانہ
یہ خوشی عجب خوشی ہے

نغمہ

تجھے حقیر بمحنت رہے گی یہ دنیا
تیرا گناہ یہی ہے کہ اک کنیز ہے تو
یہ دنیا کسی کی ہوئی ہے نہ ہو گی
اسی طرح چپ چاپ آنسو پیچے جا
خوشی لے کے جس نے تجھے غم دیا ہے
اے مسکرا کر دعائیں دیئے جا

ترے دل کو تجھ سے جدا کرنے والے
تراء گھر اجڑتے ہی کیا بن گئے ہیں
انہیں کیا خبر کیا گزرتی ہے تجھ پر
جو دولت کے دم پر خدا بن گئے ہیں
تجھے جس کی خاطر ہے دنیا میں جینا
اسی کے لئے تو جہاں میں چیئے جا
یہ دنیا کسی کی ہوئی ہے نہ ہو گی

غُریبی بھی اک جم ہے اس جہاں میں
گناہوں سے بدتر ہے یہ بے گناہی
مگر جن کا دنیا میں کوئی نہیں ہے
سدا اس پر رہتا ہے فصلِ الہی
ترے دل میں جو آرزوں میں چھپی ہیں
تو ان آرزوں کو پورا کئے جا
یہ دنیا کسی کی ہوئی ہے نہ ہو گی

۔ (آواز مسحود رانا • موسیقی - خلیل احمد • فلم - کینز)

غزل

ہم نے تو محبت میں تم کو بھی خدا جانا
تم نے ہمیں کیا سمجھا، ہم نے تمہیں کیا جانا

بے درد زمانے کا دستور نرالا ہے
مرنے کو بھی ظالم نے جیئے کی ادا جانا

دنیا کی نظر میں تو مشی کا کھلونا ہے
قدر نے اس دل کو کیا جائے کیا جانا

اک راز جو سینے میں دل بن کے دھڑکتا ہے
ایے آنسو تم اس کا پردہ نہ اٹھا جانا

(آواز۔ناہید نیازی ۵ موسیقی۔ خلیل احمد ۵ فلم۔ کھلونا)

نغمہ

عجیب ہے تیرا انصاف سگدل دنیا
کوئی گناہ کرے اور کوئی سزا پائے

دنیا کا یہ دستور ہے دنیا سے گلم کیا
آئینے کی قسم میں ہے پتھر کے سوا کیا
بازار سے گزرو گے تو نظریں بھی اٹھیں گی
راہوں پر ہو آوارہ تو نظروں کی خطا کیا
روٹی کو بھی محتاج ہیں نازوں کے پلے آج
اے آسمان والے تری رحمت کو ہوا کیا
مرجھا کے نہ رہ جائے وفا کا یہ حسیں پھول
کیا جانے تم ذھانے زمانے کی ہوا کیا
دنیا کا یہ دستور ہے دنیا سے گلم کیا

(آواز۔ مسعود رانا۔ موسیقی۔ خلیل احمد۔ فلم۔ تصویر)

میرے محبوب تجھے یاد کروں یا نہ کروں
دل پکارے بھی تو فریاد کروں یا نہ کروں

جب سے چھوٹا ہے ترے پیار کا دامن مجھ سے
زندگی ایک جہنم کے سوا کچھ بھی نہیں
دل جو ٹوٹا تو ہر اک خواب حسیں ٹوٹ گیا
اب مرے پاس ترے غم کے سوا کچھ بھی نہیں
دل کو اس غم سے بھی آباد کروں یا نہ کروں
میرے محبوب

رات ہنس ہنس کے مجھے آئینہ دکھاتی ہے
اشک بن بن کے ہر اک یاد امہ آتی ہے
دیکھتے دیکھتے یوں دل کا چمن راکھ ہوا
اپنی برپاد محبت پہ نہیں آتی ہے
کچھ علاج دل برپاد کروں یا نہ کروں
میرے محبوب

گیت

بلما اندازی نا جانے پیت۔۔۔ پیت کی ریت
کیسے سمجھاؤں لاج کی ماری ۔۔۔ بلما اندازی
کلیاں سی چنکیں سارے بدن میں
انگ انگ جھوٹے تیری لگن میں
جائیں انگیں ہر دھڑکن میں
منہ سے کہوں کیا میں بے چاری
بلما اندازی

انگڑائی لے کے ناز و ادا سے
کر کے اشارے نہ کے لجا کے
پلکیں جھکا کے، پلکیں اٹھا کے
دل کی بیان بتلا کے ہاری
بلما اندازی

کیا سجلا میرا جن ہے
 کیا نوجوانی کیا بانکپن ہے
 اللہ رکھے ایسی پھین ہے
 سو بار جاؤں میں بلہاری
 بلما اندازی
 سانوں میں لے دل جب ہلکوڑے
 کھنچ آئیں آنکھوں میں لال ڈورے
 مستی میں چھلکیں رس کے کٹورے
 بن جائیں ابرو تینیں دو دھاری
 بلما اندازی نہ جانے پیت -- پیت کی ریت
 کیسے سمجھاؤں لاج کی ماری
 بلما اندازی

(آواز۔ بلقیس بانو۔ موسیقی۔ خلیل احمد۔ فلم تصویر)

نغمہ

حسن سے مر سے پاؤں تک
شام کے خواب کی طرح

رات جوان ہو گئی
تیرے شب کی طرح
حسن ترا سا گیا
آنکھوں میں خواب کی طرح

چپکے سے کہہ رہا ہے دل پیار کے گیت گائے جا
مہکے لبوں کے پھول چن حسن کے سائے سائے جا

جھوم رہے ہیں جسم و جان
شاخ گلاب کی طرح
رات جوان ہو گئی
تیرے شباب کی طرح
امسی حسین رات پھر آئے نہ آئے کیا خبر
دل سے ملے ہوئے ہیں دل کھوئی ہوئی نظر نظر
چاند سے چھپکے چاندنی
جام شراب کی طرح
رات جوان ہو گئی
تیرے شباب کی طرح

(آواز احمد رشدی - تاہید نیازی ۵ موسیقی - مصلح الدین ۵ فلم - دل نے تجھے مان لیا)

نغمہ

اے خدا تو ہی بتا، جرم کیا میں نے کیا
کن گناہوں کی مجھے! مل رہی ہے یہ سزا

اے خدا تو ہی بتا

اک تمسم کے لئے کتنے آنسو نہ پچے
ایسے عالم میں بھلا کوئی کس طرح جیئے

اے خدا تو ہی بتا

ایک غم ہو تو کہوں! ایک دکھ ہو تو سہوں!
دل ہی جب چیخ اٹھے کیسے خاموش رہوں!

اے خدا تو ہی بتا

کون سمجھے گا یہاں میرے نالوں کی زبان
اشک بن بن کے ہے میری آہوں کا دھواں

اے خدا تو ہی بتا

جرائم کیا میں نے کیا

(آواز آرلن پروین ۵ موسیقی خلیل احمد ۵ فلم سکھونا)

نغمہ

پیار کا سماں آرزو جواں
 سوئی سوئی سی جاگی جاگی سی
 ایسی تھائیاں پھر کہاں
 میری پلکوں کی چھاؤں میں آ جا
 خواب بن کر نظر میں سما جا
 آنکھوں کی باتیں آنکھیں یہی جائیں
 دل کا ہے دل راز داں
 پیار کا سماں آرزو جواں

آج میں ہوں کہیں دل کہیں ہے
 کیا محبت یہی تو نہیں ہے
 گیتوں میں ڈھل کئے محلے لبوں پہ
 دل کی حسین داستان
 پیار کا سماں آرزو جواں
 سوئی سوئی سی جاگی جاگی سی
 ایسی تھائیاں پھر کہاں

(آواز۔ احمد رشدی۔ ناہید نیازی ۵ موسیقی۔ سہیل رعناء فلم۔ جب سے دیکھا ہے تمہیں)

دُوگا نا

لڑکا میری نظر میں کیا ہوتا

لڑکی کیا ہوں میں

لڑکا میری نظر سے پوچھلو

مرے دل حزیں میں تم ، اس طرح جلوہ بار ہو

جیسے خزاں کے دور میں ، آئی ہوئی بہار ہو

میرا یقین نہ آئے تو، شمش و قمر سے پوچھلو

لڑکی مری نظر میں کیا ہوتا

لڑکا کیا ہوں میں

لڑکی مری نظر سے پوچھلو

مری وفا کی آبرو ، میری حسین آرزو

دل میں بے ہو ایسے تم، پھولوں میں جیسے رنگ و بو

میرا یقین نہ آئے تو قلب و نظر سے پوچھلو

لڑکا میری نظر میں کیا ہوتا

لوکی کیا ہوں میں

لڑکا میری نظر سے پوچھ لو

اتنی حسیں حیات ہے ہاتھوں میں تیرا ہاتھ ہے

لوکی تم ہو میرے قریب تو سارا جہان ساتھ ہے

میرا یقین نہ آئے تو شام و محرب سے پوچھ لو

لڑکا میری نظر میں کیا ہوتا

لوکی کیا ہوں میں

لڑکا میری نظر سے پوچھ لو

(آواز احمد رشدی، آگر ان پر دین ۰ موسیقی۔ مصلح الدین ۰ فلم۔ دل نے تجھے مان لیا)

نغمہ

کیا ہے یہ جہاں؟
ہر قدم ایک غم.....
ہر گھری، اک ستم
اور کب تک سہوں اے خدا کیا کروں
کیا ہے یہ جہاں

میری دنیا تھی کیا اور کیا ہو گئی
میری قسمت نہ جانے کہاں گئی
ظلمتوں میں میری زندگی کھو گئی
مجھ پر جو کچھ گزرتی ہے کس سے کہوں
کیا کروں، کیا کروں
ہر قدم ایک غم.....

کیا یہی تیری دنیا کا دستور ہے
ظالموں پر تراسایہ نور ہے
بے گہنہ تیری رحمت سے بھی دور ہے
تو ہی کہہ دے میں فریاد کس سے کروں
کیا کروں، کیا کروں
ہر قدم ایک غم.....

میرے اشکوں پہ ہنتے ہیں دیوار و در
وہ سماں ہے کہ سائے سے لگتا ہے ذر
زندگی دور ہے، موت نزدیک تر
کس طرف جاؤں میں اے خدا کیا کروں
کیا کروں، کیا کروں

(آواز۔ ناہید نیازی ۵۰ موسیقی۔ مصلح الدین ۵۰ فلم۔ دل نے تجھے مان لیا)

گیت

بل دے کہ نہ یوں زلفوں کو جھٹک
یہ بھیکے ہوئے شعلے کی لپک
واللہ قیامت ہے

یہ رنگ ہے تیرے چہرے کا یا شرم کا عالم ہے
گالوں پر ہیں پانی کی بوندیں یا پھول پر شبتم ہے
یہ شوخ حیا چنچل سی جھجک
یہ بھیکے ہوئے شعلے کی لپک
واللہ قیامت ہے

چراں نگین سے تیرا چاندی سا بدن چکے
آنکھوں کے گلابی ڈردوں سے اس روپ کا رس چکلے
اخلا کے مجھے اس طرح نہ تک
یہ بھیکے ہوئے شعلے کی لپ
ولہد قیامت ہے

آنچل کی یہ گستاخانہ ادا یہ لفڑی متنانہ
کر دے نہ کہیں دل والوں کو کچھ اور بھی دیوانہ
یہ کھلتے ہوئے پھولوں کی مہک
یہ بھیکے ہوئے شعلے کی لپ
ولہد قیامت ہے

(آواز احمد رشدی ۰ موسیقار۔ ثاربرزی ۰ فلم۔ عادل)

گیت

او مانجھی رے

لہر لہر آج کوئی گیت ناے

کوئی پھر اہوا یاد آئے

سن سن پون موہے چھیرتی جائے

مل کے گلے بیری مورے من کو ستائے

من کی اگن پلک پلک دیپ جلائے

کوئی پھر اہوا یاد آئے

نیا کنارے سے لگئے میں کہاں جاؤں

چپنے لگی اب تو مرے سپنوں کی چھاؤں

سپنوں کی چھاؤں میں بھی غیند نہ آئے

کوئی پھر ایسا یاد آئے

سانجھ سے بھنی ملے اپنے بھن سے
دھیرے دھیرے آنسو بہیں مورے نین سے
نین جھروکوں سے کوئی جھانکتا جائے
کوئی پچھڑا ہوایاد آئے

نالپے کوئی کھلیے کوئی آنکھ پھولی
ہونٹوں پر شرمائے کہیں پیار کی بولی
پیار کے دو بول موبہ راس نہ آئے
کوئی پچھڑا ہوایاد آئے
اوماں بھی رے
لہر لہر آج کوئی گیت نائے

(آواز آرلن پر دین ۵۰ موسیقی - غلیل احمد ۵۰ فلم - درد دل)

لغہ

چاند سے چاندنی جدا ہو سکتی ہے
 جدا میں تم سے ہو جاؤں بھلا یہ کیسے ممکن ہے
 یہ ممکن ہے چکوری چاند سے ہو جائے بیگانہ
 چین سے ختم ہو جائے گل و بلبل کا افسانہ
 الگ ہو دھوپ سے چھاؤں بھلا یہ کیسے ممکن ہے
 چاند سے چاندنی جدا ہو سکتی ہے

کنارے اور ندی کا ساتھ چھونا ہے نہ چھوٹے گا
 یہ رشتہ پیار کا رشتہ ہے ٹوٹا ہے نہ ٹوٹے گا
 میں اس رشتے سے باز آؤں، بھلا یہ کیسے ممکن ہے
 چاند سے چاندنی جدا ہو سکتی ہے
 جدا میں تم سے ہو جاؤں بھلا یہ کیسے ممکن ہے

(آواز۔ احمد رشدی ۔ موسیقی۔ خلیل احمد ۔ فلم۔ کھلونا)

نغمہ

دل ایک بار چاہے تو سو بار دیکھنا
میری طرف بھی ائے میرے سرکار دیکھنا

ہونٹوں سے تو کریں گے ہم انکار بار بار
آنکھوں میں ہے چھپا ہوا اقرار دیکھنا

ساغر بھی ہیں بھرے ہوئے، آنکھوں کے جام بھی
پڑتی ہے کس طرف، نگہ یار دیکھنا

دل ایک بار چاہے تو سو بار دیکھنا
میری طرف بھی ائے سرکار دیکھنا

(آواز نسیم نیگم ۵۰ موسيقى - خلیل احمد ۵۰ فلم - تصویر)

نغمہ

ہونٹوں پر دل کی بات جو آئے تو کیا کروں
 زنگینی بہار ستائے تو کیا کروں
 تہائی ہے شباب ہے موسم عجیب ہے
 ہر مونج کہہ رہی ہے کنارا قریب ہے
 الفت میں یہ مقام جو آئے تو کیا کروں
 ہونٹوں پر دل کی بات

زلفوں کے سائے سائے ذرا آئیے جناب
 ان دھڑکنوں کا آپ ہی کچھ دیکھیے جواب
 جب دل ہی اپنے ہاتھ سے جائے تو کیا کروں
 ہونٹوں پر دل کی بات جو آئے تو کیا کروں

(آواز مالا • موسیقی خلیل احمد • فلم کھلونا)

نغمہ

تمہیں کو چاہے مرا دل زبان کہے نہ کہے
تمہیں ہو پیار کے قابل زبان کہے نہ کہے

نگاہ ملتے ہی کیوں آنکھ جھک سی جاتی ہے
لبوں پر کیوں یہ ہنسی بار بار آتی ہے
چھپاؤ لاکھ مگر بات کھل ہی جاتی ہے
تمہارا دل بھی ہے مائل زبان کہے نہ کہے

یہ رات آج کہیں یوں ہی بیت جائے نا
جو بات دل میں ہے ہونٹوں پر آ ہی جائے نا
دھڑکتے دل کو ذرا قرار آئے نا
ہماری ایک ہے منزل زبان کہے نہ کہے

نغمہ

ہر ایک ستم بنتے ہوئے ہم نے سہا ہے
مت رو دل بیتاب کہ تیرا بھی خدا ہے

یہ رات یہ تہائی یہ خاموش فضائیں
جنینے نہیں دیں گی ہمیں قسم کی اوایں
کیا جانیے کس جرم کی آخر یہ سزا ہے
مت رو دل بیتاب کہ تیرا بھی خدا ہے

ہر لمحہ نیا دکھ ہے تو ہر پل غم تازہ
کس کس طرح اے دل تجھے دنیا نے نوازا
پلکوں پر لیے پھرتے ہیں خوشیوں کا جنازہ
جینا بھی اک الزام ہے مرنा بھی خطا ہے
مت رو دل بیتاب کہ تیرا بھی خدا ہے

(آواز آرلن پروین ۵۰ موسیقی۔ خلیل احمد فلم درد دل)

دو گانہ

لڑکا لیے چلا ہے دل کہاں، عجیب ہے سماں
 نہ کوئی دکھ نہ کوئی غم، بس ایک تم اور ایک ہم
 تم اور ہم، تم اور ہم

لڑکی لیے چلا ہے دل کہاں
 لڑکا یہ جاگتی فضا، سماں یہ دل نشیں
 یہ جھومتا فلک، یہ ناچتی زمیں

لڑکی جدھر نظر کروں دکھائی دو تمہیں
 جہاں رہو گے تم، رہے گا دل وہیں
 بس ایک تم اور ایک ہم
 تم اور ہم، تم اور ہم

لیے چلا ہے دل کہاں
 ملے جو تم مجھے، زمانہ مل گیا
 نئی حیات کا، بہانہ مل گیا

لڑکا ب خوش کو، ترانہ مل گیا
دولوں کو پیار کا، خزانہ مل گیا
بس ایک تم اور ایک ہم

تم اور ہم ، تم اور ہم دنوں

لڑکی لیے چلا ہے دل کہاں، عجیب ہے سماں
نہ کوئی دکھ نہ کوئی غم، بس ایک تم اور ایک ہم

تم اور ہم ، تم اور ہم دنوں
تم اور ہم ، تم اور ہم

(آواز۔ مala۔ احمد رشدی ۰ موسیقی۔ خلیل احمد ۰ فلم۔ کھلونا)

نغمہ

ابھی ابھی میں سوچ رہا تھا۔ کیا گاؤں
سالگرہ کا دن ہے
پھول ہیں، کھلتے چہرے ہیں
ان چہروں سے، ان لمحوں سے
اک تصویر بناؤں
اور ان میں کھو جاؤں
دن اور ات گذر جاتے ہیں، یادوں سے بھی اتر جاتے ہیں، اس دن کی ہے بات ہی اور
کہنے کو افسانے بہت ہیں، دینے کو نذر آنے بہت ہیں، دل کی ہے سوغات ہی اور
اپنے دل کا لے کے اجالا
تیرے خواب سجاوں
اپنا مان بڑھاؤں

دل کی آنکھیں کھول کے دیکھو، پیار کے موتی روں کے دیکھو، ہم ہیں اپنے ساتھ کہاں
دھیرے دھیرے چلتے چلتے، اپنی آگ میں جلتے جلتے لے آئے حالات کہاں

تجھ کو اپنے سارے پنے

میں کیسے دکھاؤں

کیا تجھ کو سمجھاؤں

دور بھی رہ کر پاس ہے کوئی، جیون بھر کی آس ہے کوئی، کوئی مگر پہچانے تو
اپنے بھی ہیں پرانے بھی ہیں، دھوپ بھی ہے اور سائے بھی ہیں، کاش کوئی یہ جانے تو

مہماں بن کے اپنے من کے

راز تجھے دکھاؤں

اور تجھے اپناوں

(آواز اے نیر، موسیقی سہیل رعناء، فلم آس پاس)

گیت

یہ رات، یہ مھفل

پائل کی چھم چھم، کہتی ہے ہتم ہتم

دل سے ملائے دل

یہ رات، یہ مھفل

آج مرا من بس میں نہیں ہے، جھوے نہ جانے کیوں

ناج رہے ہیں میرے لبوں پر تیرے فانے کیوں

جاگ رہے ہیں ان آنکھوں میں سپنے سہانے کیوں

پائل کی چھم چھم، کہتی ہے ہتم ہتم

دل سے ملائے دل

یہ رات، یہ مھفل

رات کہے کیا پچکے پچکے سمجھاؤں کیا کیا

سوچ کے دل میں پیار کی باتیں شرماؤں کیا کیا

دل پہ جو کچھ بیت رہی ہے بتلاؤں کیا کیا

پائل کی چھم چھم، کہتی ہے ہتم ہتم

دل سے ملائے دل

یہ رات، یہ مھفل

(آواز۔ نجمہ نیازی۔ موسیقی۔ خلیل احمد۔ فلم۔ درودل)

نغمہ

ست ستم ست ستم یا للہی
از شراب عشق ستم یا للہی

رقص کروں، ساغر کی طرح چھلکاؤں ہر پیالہ
ست نظر ہوں شوخ ادا، ہے کوئی دل والا

دل میں پیار کی شع جلی، یا للہی
موج صبا کی طرح چلوں مستی میں لہراوں

اپنی اداوں پر خود ہی شرماؤں بل کھاؤں
کھلتی ہو جیسے کلی کلی، یا للہی

(آواز۔ نسیم بیگم ۔ موسیقی۔ خلیل احمد ۔ فلم۔ بجاہد)

دوگانا

آسمان کے تلے پیار کا یہ جہاں
کہہ رہا ہے یہ دل، آج کہہ دو یہاں
دل کی بیتا بیاں

آسمان کے تلے

ہائے کتنی لگن موج و ساحل میں ہے
ایسی افت بھلا آج کس دل میں ہے
آسمان کے تلے

ایسے دل کی ہے گز ججو آپ کو
گر محبت کی ہے آرزو آپ کو
اک نگاہ کرم اس طرف ہرباں
آسمان کے تلے

اڑتے بادل بھی ہیں کس قدر منچلے
ہائے کس پیار سے مل رہے ہیں گلے
آسمان کے تلے

یہ نظارہ نہ ہو ایک دھوکہ کہیں
اڑتے بادل کہیں ساتھ دیتے نہیں
پیار میں ہر قدم دل کا ہے امتحان
آسمان کے تلے

(آوازِ احمد رشدی۔ مالا ۵۰ موسیقی۔ اے حیدر ۵ فلم۔ زندگی ایک سفر ہے)

نغمہ

دیکھے اے بے رحم آسمان
کتنا بے درد ہے یہ جہاں

میرے مولا مری کیا خطا ہے
کون سے جرم کی یہ سزا ہے
ایک دکھیا بنی ہے سوالی
جس نے ہر ظلم ہنس کے سہا ہے

میری غربت بنی ہے نشانہ
چھن گیا میرا سارا خزانہ
جس کے قدموں کے نیچے ہے جنت
اس کا گھر ہے نہ کوئی ٹھکانہ

چھن گیا مجھ سے میرا دلارا
چھپ گیا میری آنکھوں کا تارا
لٹ گیا گھر ہوئی گود خالی
ایک متا ہوئی بے سہارا
کتنا بے درد ہے یہ جہاں
دیکھے اے بے رحم آسمان

(آواز - ملا ۰ موسیقی - خلیل احمد ۰ فلم - کنیز)

دوگنا

لڑکا
میرے سامنے آکے چھپ جانے والے
مجھے ایک بار اور جلوہ دکھا دے

لڑکی
تجھے دیکھ کر جاگ انھی دل کی دھڑکن

لڑکا
ذرا اپنے رخ سے یہ پردہ ہٹا دے
مرے سامنے آکے چھپ جانے والے

لڑکی
زپاں چپ رہے تو نظر بولتی ہے
نظر کی خوشی بھی ہے اک فناہ

لڑکا
یہ دانتوں میں انگلی، یہ رک رک کے چلنا
محبت کے اقرار کا ہے بہانہ
حقیقت یہ کیا ہے مجھے تو بتا دیے
مرے سامنے آکے چھپ جانے والے

لڑکا
یہ آنجل جو خود اڑ کے ہاتھ آگیا
کہو تو میں آنکھوں سے اس کو لگا لوں
میں شاعر ہوں تو اک سراپا غزل ہے
ذرا سامنے آ کہ میں گنگنا لوں
میری سوئی قسمت خدارا جگا دے
مرے سامنے آ کے چھپ جانے والے

لڑکی
میرے دل میں کیا ہے یہ مجھ سے نہ پوچھو
حیا کا تقاضہ ہے خاموش رہنا
کلی کو سکھایا ہے باد جانے
بس اپنی ہی خوبیوں میں مدھوش رہنا

لڑکا
کلی کی طرح آج پھر مسکا دے
میرے سامنے آ کے چھپ جانے والے
مجھے ایک بار اور جلوہ دکھا دے
میرے سامنے آ کے چھپ جانے والے

(آواز۔ وہاب خان اور مہناز۔ موسیقی۔ خلیل احمد۔ فلم۔ چکر)

گیت

دل ترپے دن ریناں پیا آجائے
بن دیکھے نہیں چیناں رے
تیرے بنا من میں مرے آگ جلے رے
دیکھوں جدھر تیری نظر ساتھ چلے رے
مست پون بن کے پیا لگ جا گلے رے
بنتی کروں دن ریناں
دھڑکے جیا جب سے ترا نام لیا رے
منوا مرا جب سے ترے نام کیا رے
نیند مری چین مرا لوٹ لیا رے

(آواز۔ مالا ۰ موسیقار۔ اے حمید ۰۔ فلم۔ میں وہ نہیں)

نغمہ

دل یہاں نظر وہاں۔ خیال ہے کہاں ارے سبحان اللہ
 نہ ہو یہاں نہ ہو وہاں ارے سبحان اللہ
 اس بت حسین سے کیا وفا کی آرزو
 جو نہ جانتا ہو کیا ہے دل کی آبرو
 کیا خبر اسے کہ کس کا دل ہوا لہو
 نہ ہو یہاں نہ ہو وہاں ارے سبحان اللہ
 تم وطن کی آبرو وطن کی جان ہو
 اور دشمن وطن پر مہربان ہو
 جھک گیا زمین پر وہ آسمان ہو
 نہ ہو یہاں نہ ہو وہاں ارے سبحان اللہ
 کیا یہی ہے وہ مقام جس کے واسطے
 ہم نے اپنے خون سے بنائے راستے
 کچھ تو سوچئے ذرا خدا کے واسطے
 نہ ہو یہاں نہ ہو وہاں ارے سبحان اللہ
 دل یہاں نظر وہاں ارے سبحان اللہ

دوگانا

لڑکی زندگی کی ہر خوشی اشکوں میں ڈھل کر رہ گئی
 لڑکا دیکھتے ہی دیکھتے دنیا بدل کر رہ گئی
 لڑکی زندگی کی ہر خوشی

لڑکی تم پہ جو کچھ بھی گزرتی ہے مجھے احساس ہے
 میں تو ہوں وہ سمیع جو خود ہی پکھل کر رہ گئی
 لڑکا دیکھتے ہی دیکھتے دنیا بدل کر رہ گئی
 آپ کہتے ہیں تو اس غم کو بھی سہہ جائیں گے ہم
 دے کے خوابوں کے کھلوانے دل کو بہلائیں گے ہم
 فصل گل تو اپنے ہی شعلوں میں جل کر رہ گئی
 لڑکی دیکھتے ہی دیکھتے دنیا بدل کر رہ گئی
 لڑکی زندگی کی ہر خوشی اشکوں میں ڈھل کر رہ گئی
 دیکھتے ہی دیکھتے

نغمہ

تو ہے خوش نصیب ائے دل تیرے دن بدل گئے ہیں
جو بچھے ہوئے تھے دل میں وہ چراغ جل گئے ہیں

مجھے یہ گماں نہیں تھا کہ خزاں میں گل کھلے گا
سر زادہ چلتے چلتے کوئی ہم سفر مل گا
وہ گہر بنیں گے اک دن کہ جواشک ڈھل گے ہیں
تو ہے خوش نصیب ترے دل تیرے دن بدل گئے ہیں

کوئی کر گیا ہے روشن میری زندگی کی راہیں
کسی دل کی دھرمکنوں میں مجھے مل گئیں پناہیں
جو قدم بہک رہے تھے وہ قدم سنبھل گئے ہیں
تو ہے خوش نصیب ائے دل تیرے دن بدل گئے ہیں

لڑکی دل میں چپکے چپکے جا گے تیرا بیٹھا بیٹھا پیار
 لڑکا نس نس میں رس گھول رہی ہے تیرے آنچل کی مہکار
 اڑتے پنچھی جھوٹتے بادل پیار کے گیت مناتے جائیں
 سخنڈی ہوا کے چنچل جھوٹکے دل میں آگ لگاتے جائیں
 لڑکی رُت کی گلت پر دھرتی ناچے پھول بکھیرے فصل بہار
 دونوں دل میں چپکے چپکے جا گے

لڑکی دن کو سورج رات کو چندابن کر تیرے ساتھ رہوں
 تیرے دل کی دھڑکن بن کر شام سوریے ساتھ رہوں
 تجھ سے مرے دل کا اجالا تجھ سے روپ سنگھار
 دونوں دل میں چپکے چپکے جا گے

لڑکا تجھ سے مل کر جی کیا چاہے میں جانوں یا تو جانے
 بھنوڑے پھول کی آنکھ مچوںی پھولوں کی خوشبو جانے
 لڑکی شعلے میں کیا بات ہے جس پر پروانہ ہوتا ہے ثار
 دونوں دل میں چپکے چپکے جا گے تیرا بیٹھا بیٹھا پیار

دو گانا

لڑکی میرے سینے میں بھی دل ہے
کیسے میں تم سے کہوں تم سے محبت ہے مجھے

لڑکا میرے سینے میں بھی دل ہے
کیسے میں تم سے کہوں تم سے محبت ہے مجھے
لڑکی دل میں جو بات ہے آنکھیں اسے کہہ جاتی ہیں
تم سے ملتے ہی نگاہیں میری شرماتی ہیں
جانے کب سمجھو گے یہ بات شکایت ہے مجھے
لڑکا میری خاموشی میں کیا راز ہے تم کیا جانو
پیار کا یہ بھی اک انداز ہے تم کیا جانو
اپنی ہی آگ میں جل جانے کی عادت ہے مجھے
میرے سینے میں بھی دل ہے کوئی اتنا سمجھے
لڑکی کیسے میں تم سے کہوں تم سے محبت ہے مجھے
میرے سینے میں بھی دل ہے

نفرت

لوگوں کی نظر میں یہ دنیا قدرت کا حسین انعام سہی
یہ چاند ستارے جنت کی حوروں کے چھلکتے جام سہی
اس دنیا سے نفرت ہے مجھے یہ جرم سہی الزم سہی
میں اہل جہاں کی نظروں میں آوارہ سہی بدنام سہی
اس دنیا سے نفرت ہے مجھے

ہوتوں پر پھول مہکتے ہیں سپنوں میں آگ دھکتی ہے
یاں جھوٹ کی بھول بھلیاں ہیں سچائی راہ بھٹکتی ہے
یہ صحیح سنہری صحیح سہی یہ شام روپیلی شام سہی
اس دنیا سے نفرت ہے مجھے

چج بول کے میں نے کیا پایا ج بول کے تم کیا کر لو گے
انسان جو بننا چاہو گے تو دار پر کھینچے جاؤ گے
چپ سادھ کے زندہ رہنے میں سکھ چین سہی آرام سہی
اس دنیا سے نفرت ہے مجھے

یہ پہلے جال فریبوں کے تہذیب جسے ہم کہتے ہیں
ناسور ہیں جس میں برسوں سے کیڑوں کی طرح ہم رہتے ہیں
اس جال کے نکڑے کرنے میں دنیا کا کوئی انجام سہی
اس دنیا سے نفرت ہے مجھے

(آواز۔ مسعود رانا۔ موسیقی۔ ظیلیل احمد۔ فلم۔ لفکا)

کورس

ساتھی میرے شام سویرے محنت اپنا کام
کام تو پورا دام ادھورا، پھر بھی ہم بدنام

جلتا سورج، تپتی دھرتی گود میں ہم کو پالے
خون پسینہ ایک کریں تو پائیں ہاتھ کے چھالے
ہوتاؤں پہ مسکان ہے لیکن سینے میں کہرام

بھے پسیہ بن کے جوانی، جلتا جائے خون
تپتے تپتے انگاروں میں ڈھلتا جائے خون
خون کا شعلہ بھڑک اٹھے تو دنیا دے الزام

دولت کی شترنج کے نہرے بن کے جیسیں ہم لوگ
امر جان کے ہنستے گاتے زبر پیس ہم لوگ
جیتے جی اس موت کو سمجھیں قسم کا انعام
دھرتی گھوے موسم بدالے بدالیں نہ اپنے بھاگ
اپنے تن پہ دھول جمی ہے پیٹ میں بھڑکے آگ
مشی سے آغاز ہوا ہے مشی ہے انجام

بچے کیسے پھر دنیا ہم بھی ہیں انسان
ہم بھی ہیں آدم کے بیٹے ہم کو بھی پہچان
کرنا ہوگا اور ہی کچھ اب، لے کے خدا کا نام
ساتھی میرے شام سوئے، محنت اپنا کام
کام تو پورا، دام ادھورا، پھر بھی ہم بدناام

(آواز۔ مسعود رانا اور ہمنواہ موسیقی۔ سہیل رعناء۔ فلم۔ شہر اور سائے)

کورس

رات الصیحا علی قصر ا

محضلا بدراؤ د پلالا

فقلت ما اسمك

فقال --- لولو

فقلت - لي لي

فقال --- لا لا

آج نہ پھر کل آئے گا سوچ ذرا نادان
 آج اٹھا لے جی بھر کے دل کا ہر اک احسان
 کوئی نہ جانتے دل کے فنا نے سب ہیں دوانے

رات الصیحا علی قصر ا

جام ترا گر خالی ہے آنکھوں سے تو پی لے

غم کی ماری دنیا میں ہنتے ہوئے جی لے

ہاتھ بڑھا لے جام اٹھا لے رات سجا لے

رات الصیحا علی قصر ا

(آواز۔ روشنی۔ نجمہ، تابید نیازی اور ہمنوا ۰ موسیقی۔ مصلح الدین ۰ فلم۔ دل نے کچھے مانیا)

قوالی

مکھڑے پہ آنچل کہ چندا پہ بادل، یہ قد ہے کہ بھلی سی لہرا رہی ہے
 لجائے لجائے وہ یوں آرہے ہیں کہ جیسے قیامت چلی آرہی ہے
 کیسا جلوہ ہے کہ آنکھوں میں ساتا ہی نہیں
 اتنی روشن ہے نظر، کچھ نظر آتا ہی نہیں
 نظر آفتابی جبیں ماہتابی جوانی ہے جیسے چھٹکتی گلابی
 میں دل کو سنبھالوں کہ خود کو سنبھالوں ارے میری دنیا لٹی جا رہی ہے
 ہائے یہ رات یہ جنت سے اتاری ہوئی رات
 رنگ اور نور سے دھو دھو کے نکھاری ہوئی رات
 ادائے حیا سے نگاہیں اٹھا کے، مری سمت دیکھو ذرا مسکرا کے
 ذرا سوچو سوچو کہ یہ رات کیا کیا، اشاروں اشاروں میں سمجھا رہی ہے
 یہ مکھڑے پہ آنچل کہ چندا پہ بادل، یہ قد ہے کہ بھلی سی لہرا رہی ہے

(آوازیں۔ مسعود رانا، بشیر احمد قول، نیسمہ شاہین، موسیقی۔ مصلح الدین، فلم۔ دل نے تجھے مان لیا)

شادی کا گیت

بھولی دلہنیا کا جیا لہرائے
موتین والی کو پیا یاد آئے
پیا گھر جانا بجن گھر جانا
بابل کی گلیوں میں کچھ نہ سہائے

چمکے ہے ماتھے پہ ٹیکہ سنہرا
گورے گورے مکھڑے پہ لڑیوں کا پھرہ
ہائے کہیں نا نظر لگ جائے
بھولی دلہنیا کا جیا لہرائے

چڑہ گلابی تو آنجل ہے دھانی
شرماۓ جلووں سے کرنوں کی رانی
چندرا بھی دیکھے تو چھپ چھپ جائے
بھولی دلہنیا کا جیا لہرائے

ستی میں ڈوبی ہوئی ہے جوانی
بن جائے گی دو دلوں کی کہانی
بلما جو گوری کا گھونگھٹ اٹھائے
بھولی دلہنیا کا جیا لہرائے
موتین والی کو پیا یاد آئے
پیا گھر جانا جن گھر جانا
بابل کی گلیوں میں کچھ نہ سہائے

(آواز نسیمہ شاہین اور ہموارہ موسیقی - خلیل احمد - فلم - آنجل)

شادی کا گیت

لال بني ميري موتيں والي
 لال بني ميري گنگن والي
 لال بني نازوں کی پلی ہے
 سکھتی ہوئی جوہی کی کلی ہے
 لال بني مصری کی ڈلی ہے
 گائیں سکھیاں مبارک بادی
 لال بني ميري موتيں والي
 ساس نند جھانی دیور
 تجھ پر کریں گے جان نچاود
 راج کرے گی سارے گھر پر
 گائیں سکھیاں مبارک بادی
 لال بني ميري موتيں والي
 آج ہوئی تو پرائی بہنا
 تجھ کو مبارک جوڑا گہنا
 جم جم نت سرال میں رہنا
 گائیں سکھیاں مبارک بادی
 لال بني ميري موتيں والي

(آواز نیسہ شاہین اور ہمنواہ موسیقی خلیل احمد فلم - میرے محظوظ)

وداعی کا گیت

چھوڑ چلی رے سکھی بابل کا گھروں
توڑ چلی رے گوری بچپن کا ناطہ
چھوڑ چلی رے سکھی

مکھڑے پہ کھیلیں پھولوں کی لڑیاں
پلکوں پا آنسو کے تار
آنکھوں میں گھومیں سپنوں کی گھریاں
سپنوں میں ساجن کا پیار
کل تھا جو اپنا اب ہے پرالیا
توڑ چلی رے گوری بچپن کا ناطہ
چھوڑ چلی رے سکھی

روتے دلوں کی لے جا دعائیں
لے جارے بہنا کا پیار
ہبھولیاں لیں تیری بلائیں
ماں جائے تجھ پر شار
چمکے بھیشہ تیرا نصیبا
توڑ چلی رے گوری بچپن کا ناطہ
چھوڑ چلی رے سکھی بابل کا گھرودا

(آواز آکن پر دین اور ہمنوا ۵ مویسیقی۔ خلیل احمد قلم۔ دریدل)

لوری

چھن چھن چھنانا چھن
 چندرا کے ہندو لے میں۔ اڑن کھولے میں
 ای کا دلارا۔ ابو جی کا پیارا سوئے
 نندیا جھلائے تجھے جھولنا

دھیرے دھیرے نندیا تو اکھیوں میں آنا
 بیٹھے بیٹھے پیارے پیارے سپنے دکھانا
 پریوں کی نگری کی سیر کرانا
 چندرا کے ہندو لے میں۔ اڑن کھولے میں

جب تک میرا منا سوئے، تارو تم نا سونا
 مہکے ہمیشہ یوں ہی پھولوں کا پچھونا
 کھلیے کوئے جگ جگ میرا سلونا
 چندرا کے ہندو لے میں۔ اڑن کھولے میں
 ای کا دلارا۔ ابو جی کا پیارا سوئے
 نندیا جھلائے تجھے جھولنا
 چھن چھن چھنانا چھن
 (آواز۔ شریا حیدر آبادی ۵۰ موسیقی۔ خلیل احمد ۵۰ فلم۔ لوری)

لوری

چھن چھن چھنانا
چند کے ہندو لے میں۔ اڑن کھو لے میں
ای کا دلارا۔ ابو جی کا پیارا سوئے
تندیا جھائے تجھے جھولنا

میری آنکھوں کے اجیا رے، مجھ سے دور نہ ہونا
میرے اللہ میرے آنسووں کی لاج نہ کھونا
کھیلے کو دے جگ جگ میرا سلوانا
چند کے ہندو لے میں۔ اڑن کھو لے میں
ای کا دلارا۔ ابو جی کا پیارا سوئے
تندیا جھائے تجھے جھولنا
چھن چھن چھنانا

لوری

سو جا میری گڑیا تو کیوں نلگ نلگ جاگے
اپنا دکھڑا کیسے روئے متا تیرے آگے
سو جا میری گڑیا

تو کیا جانے اس جگ میں ہیں کیسے کیسے لوگ
پیار جتا کے دے جاتے ہیں جیون بھر کا روگ
تیرا میرا دل ہے ایک کھلونا جن کے آگے
سو جا میری گڑیا

کوئی نہ جانے دل کیوں روئے نہیں کریں کیوں بین
نیند کے بد لے کیوں آنکھوں میں آنسو ہیں بے چین
جس نے دیا ہے یہ دکھ ہم کو، اس کو نہ یہ دکھ لائے
سو جا میری گڑیا تو کیوں نلگ نلگ جاگے
اپنا دکھڑا کیسے روئے متا تیرے آگے
سو جا میری گڑیا

لوری

الله الله الله الله

سو جامیری آنکھوں کے تارے، سو جا راج دلارے

الله الله الله الله

چندرا سے چھپ کے چکے چکے تندیا رانی آجا
غیند کی آس میں نگ نگ جاگے میرا منا راجہ
اپنی آنکھوں کا ہر پننا متا تجھ پر وارے

الله الله الله الله

میرے آنسو موتی بن کے تیرا روپ نکھاریں

اپنے ابو کے سائے میں تجھ پر آئیں بھاریں

جوہلے کی ہر پینگ بڑھائے تیری عمریا پیارے

الله الله الله الله

(آواز۔ نگہت سما۔ موسیقی۔ خلیل احمد۔ فلم تصویر)

لوری

اماں کی بانہوں میں پیارا
جیسے چندا کو گودی میں تارا

میں جانوں کا ہے کو جگتی ہیں آنکھیں
ابو کا رستہ تختتی ہیں آنکھیں
جن کے دنا نہیں اپنا گزارا
امی کی بانہوں میں پیارا

جگ جگ جیئے تو نازوں کے پالے
آنکھوں کی شھدک دل کے اجائے
تو ہی ہے میرے من کا سہارا
امی کی بانہوں میں پیارا

ندیا کے جھولے میں سونے کی ڈوری
امی سُناتی پیاری سی لوری
سپنوں کی جنت کا کر لے نظارہ
امی کی بانہوں میں پیارا
جیسے چندا کی گود میں تارا

(آواز روتا لیلی ۵ موسیقی - غلیل احمد فلم - کھلونا)

نغمہ

میں حُسن کا شیدائی، میں حُسن کا دیوانہ

ہر پھول کا متواہ، ہر شمع کا پروانہ

میں حُسن کا دیوانہ

آنکھوں سے کبھی پی لی، ہونٹوں سے کبھی کھیلا

ہوگا نہ زمانے میں ہم سا کوئی الپیلا

ہر گل کی زبان پر ہے، یارو مرا افسانہ

میں حُسن کا دیوانہ

مہ پاروں کے سینے میں، دل بن کے اُتر جاؤں

جس را گذر سے میں لہرا کے گذر جاؤں

چلتے ہوئے راہی کیوں تکتے ہیں رقباں

میں حُسن کا دیوانہ

میں موج ہوا بن کر آنچل کوئی لہرا دوں
اس چاند سے مکھڑے پر ان زلفوں کو بکھرا دوں
اڑتا ہوا بادل ہوں چھلکا ہوا پیکانہ

ہر پھول کا متواں ہر شمع کا پروانہ
میں حُسن کا شیدائی میں حُسن کا دیوانہ

(آواز۔ احمد رشدی ۵ موسیقی۔ خلیل احمد ۵ فلم۔ درود)

نفر

پیار میں ہم ائے جان تنا
 جان سے جائیں تو مانو گے
 چاک گریبان گلیوں گلیوں
 خاک اڑائیں تو مانو گے
 پیار میں ہم ائے جان تنا

ہم نے تم سے پیار کیا ہے، کیوں نہ تمہارے ناز اٹھائیں
 تم جو کہو تو ان قدموں میں دل رکھ دیں دامن پھیلائیں
 ہاتھ کو جوڑ کے منت کر کے تم کو منائیں تو مانو گے
 پیار میں ہم ائے جان تنا
 جان سے جائیں تو مانو گے

ہائے یہ تیکھے تیکھے تیر یہ پیشانی پہ بل
 ہائے غصیل آنکھوں میں ہلاک سا چکیلا کا جل
 اس عالم میں بھی ہم تم کو آج ہنسائیں تو مانو گے
 پیار میں ہم ائے جان تنا
 جان سے جائیں تو مانو گے

آلی بنسی وہ آلی لبوں پر رخساروں کے پھول کھلے
ڈوب گئے آنکھوں کی چمک میں پیار کے سارے شکوئے گلے
لو اب ہم نے توبہ کر لی اب نہ ستائیں تو مانو گے
پیار میں ہم ائے جان تنا
جان سے جائیں تو مانو گے

(آواز۔ احمد رشدی ۵ موسیقی۔ خلیل احمد ۵ قلم۔ کنز)

لغہ

دونوں طرف ہے آج برابر سُخنی ہوئی
اور مجھے غریب جان کے اوپر بنی ہوئی
دونوں طرف ہے آج برابر سُخنی ہوئی

اُن کا کہا جو مائیں تو یہ روٹھ جائیں گے
اُن کو اگر منائیں تو یہ منہ پھلائیں گے
دل ہے مرا ادھر تو مری جان ہے ادھر
دل کو اگر سنجا لیں تو ہم جاں سے جائیں گے
دونوں طرف ہے آج برابر سُخنی ہوئی

کتنے حسین دونوں ہیں صورت تو دیکھئے
اور میرے دل میں ان کی محبت تو دیکھئے
یہ چندے آفتاب ہیں یہ چندے ماہتاب
دونوں کے درمیاں مری حالت تو دیکھئے
دونوں طرف ہے آج برابر سُخنی ہوئی
اور مجھے غریب جان کے اوپر بنی ہوئی
دونوں طرف ہے آج برابر سُخنی ہوئی

(آواز۔ احمد رشدی ۔ موسیقی۔ خلیل احمد ۔ فلم۔ کنیز)

دوگانا

لڑکی

کیوں حضور کیوں یہ غرور کیوں

لڑکا

جب دل نے تجھے مان لیا

تیرے پیار کا، اعتبار کیا

لڑکی

ایسے آنکھیں پھاڑ کے دیکھانہ کرو

لڑکا

دیکھیں گے ہم جو کرنا ہے کیا کرو

لڑکی

آہا، یہ منہ اور یہ باتیں، کس دل سے جی

لڑکا

تم کیا جانو، تم کیا سمجھو، اس دل سے جی

لڑکی

کیا ہے تیرے دل میں ہم نے تیری نظر سے جان لیا

لڑکا سن اے ناز نہیں۔ ایسے ہم نہیں
 کب ہم نے تیر احسان لیا
 کیوں حضور کیوں، یہ غرور کیوں
 کالی زلفوں والوں کا ہے دل بھی کالا
 لڑکا پھر کیوں ہم پر تے ہو جناب والا
 پہلے کتنے ڈورے ڈالے ان آنکھوں سے
 ہم کو کس نے بہ کایا میٹھی باتوں سے
 کوئی نہ تم سادی کھا ہم نے سارا زماں نہ چھان لیا
 لڑکی اے جناب من، چھوڑ ویہ چلن
 اب میں نے تمہیں پہچان لیا
 کیوں حضور کیوں
 اب میں نے تجھے مان لیا؟

(آواز۔ احمد رشدی۔ ناہید نیازی ۰ موسیقی۔ مصلح الدین ۰ فلم۔ دل نے تجھے مان لیا)

نغمہ

کیا چیز ہو تم ولد شعلہ بھی ہو شبنم بھی
بگڑے ہوئے تیور ہیں اور پیار کا عالم بھی

ویسے ہی قیامت ہو نکلے ہو جو بن ٹھن کے
بل ڈال کے ابرو میں دیکھو نہ ہمیں تن کے
ڈھاتا ہے غضب دل پر ابرو کا حسیں خم بھی

خاموش اداوں میں کیا خُن تکلم ہے
آنکھوں میں ہیں انگارے ہونٹوں پر تمسم ہے
کیا راز ہے سینے میں کچھ چان گئے ہم بھی
کیا چیز ہو تم ولد شعلہ بھی ہو شبنم بھی

(آواز احمد رشدی موسیقی اے حمید فلم میں وہ نہیں)

نغمہ

یہ خرے کیا بات ہے یہ زلفیں کیا شان ہے
ادائیں ... ہالہا ... جفا کیں اف اف
وللہ برانہ مانو..... اپنی تو ہے یہ عادت
یہ خرے کیا بات ہے

اک بات پوچھتا ہوں، گر دیکھیے اجازت
یہ منہ پھلانے رہنا، ہونٹوں سے کچھ نہ کہنا
یہ تن کے بیٹھ جانا، یوں بن کے بیٹھ جانا
غصہ ہے یا ادا ہے، شوخی ہے یا شرارت
یہ خرے کیا بات ہے

چ پوچھیئے تو کہہ دوں گر دیجیئے اجازت
 یہ شان دربائی تم نے ہمیں سے پائی
 گر لفت ہم نہ دیتے، ایسے نہ تم اکثرتے
 آئینہ دیکھئے تو، آخر کو ہو نہ عورت
 یہ تخرے کیا بات ہے

تحوزا سا میں ہنادوں، گر دیجیئے اجازت
 آئی ہنسی وہ آئی مولا تیری دہائی
 اب دل سے دل ملا دئے دل کی کلی کھلا دے
 آنکھوں میں بس گئی ہے یہ بھولی بھالی صورت
 یہ تخرے کیا بات ہے، یہ زلفیں کیا شان ہے

(آواز۔ احمد رشدی۔ موسیقی۔ مصلح الدین۔ فلم۔ دل نے تجھے مان لیا)

گیت

ہو گئی ہو گئی ہو گئی
محبت ہو گئی
اک ناری سے متواری سے
میں چپ ہی رہا، خود اس نے کہا
محبت ہو گئی

جب دیکھا اُنے پیار آیا
ول جھوماً بدن لہرایا
پکھے کہنے کو جی چاہا
پکھے تھجھکا، پکھے شرمایا
جب پکھے بھی کہندہ پایا

میں چپ ہی رہا
 خود اس نے کہا
 محبت ہو گئی
 وہ حسن کی دولت والی
 یاں دونوں جیسمیں خالی
 وہ پھول کی نازک ڈالی
 میں بھنورا صورت کالی
 اس پیار کا اللہ والی
 میں چپ ہی رہا۔ خود اس نے کہا
 محبت ہو گئی
 میں نکو نکو بولا
 انہیں آپچے دل دے بیٹھیں
 میں کائے کو انکھیاں پھیروں
 انھوں آ کو جب عمل بیٹھیں
 پھر دلچھ خست پکھ بولا
 میں چپ ہی رہا، خود اس نے کہا
 محبت ہو گئی

دوگانا

لڑکی کہاں چلے عالی جناب - چھوڑئے بھی یہ حباب
ہم سے یہ بیگانگی خوب شئے ہیں آپ بھی
کہاں چلے عالی جناب

لڑکا بخشیے ہم کو حضور ماریے نہ بے تصور
عشق ہے یا دل گئی خوب شئے ہیں آپ بھی
بخشیے ہم کو حضور

لڑکی خوف کی کیا بات ہے دل مرا جب ساتھ ہے
دیکھ تو لمحے ذرا کیا سہانی رات ہے
یہ سماں یہ بے رخی ایسے عالم میں ابھی
ہم سے یہ بیگانگی خوب شئے ہیں آپ بھی
کہاں چلے عالی جناب

لڑکا جان من میں وہ نہیں، جو ہے قبلہ کو یقین
سرپرہ دو اک بال ہیں وہ نہ جھڑ جائیں کہیں
لڑکا عشق سے باز آئے ہم کیجیے ہم پر کرم
عشق ہے یا دل لگی، خوب شے ہیں آپ بھی
لڑکا بخشیے ہم کو حضور

لڑکی میں بھی راضی آپ بھی پھر کسی قاضی سے کیا
دل سے دل جب مل گیا، حال اور ماضی سے کیا
لڑکا سوچ لجئے ائے جناب، کرنہ دیں خانہ خراب

لڑکی چھوڑ دیے بیگانگی

لڑکا خوب شے ہیں آپ بھی

لڑکی کہاں چلے عالی جناب

(آواز۔ احمد رشدی۔ مالا ۵۰ موسیقی سے جید ۵ فلم۔ میں وہ نہیں)

لڑکا دل میں اک بات ہے پوچھو تو بتا دوں تم کو
لڑکی اس قدر پاس نہ آؤ یہ جتا دوں تم کو
دل میں اک بات ہے

لڑکا پاس رہ کر بھی یہ کچھ دور رہنے کی ادا
لڑکی تم کو ڈر ہے تمہیں دیوانہ بنادے نہ کہیں
میں ابھی غیر ہوں ڈرتی ہوں کہ دنیا کی نظر
اس ملاقات کو افسانہ بنادے نہ کہیں
لڑکا گر اجازت ہو تو اس دل میں چھپا لوں تم کو
لڑکی اس قدر پاس نہ آؤ یہ جتا دوں تم کو
دل میں اک بات ہے

لڑکی میں تمہاری ہوں تمہاری ہی رہوں گی لیکن
لڑکا تم کو یہ ڈر ہے کہ انعام وفا کیا ہوگا
میری جائ میرا جہاں میرا مقدر ہو تم
کس طرح مجھ سے جدا میرا ہی سایہ ہوگا
لڑکی اپنا دل چیر کے کس طرح دکھا دوں تم کو
لڑکا اپنا دل چیر کے کس طرح دکھادوں تم کو
لڑکی اس قدر پاس نہ آؤ یہ جتا دوں تم کو
دل میں اک بات ہے

(آوازیں۔ احمد رشدی۔ مال ۵۰ موسیقی۔ خلیل احمد فلم۔ دریں)

نغمہ

ماہ لقا... محبوبہ ماہ لقا... محبوبہ
 عشق کیا، کوئی شوق نہیں
 عاشق ہم بذوق نہیں ... ماہ لقا..... محبوبہ
 خلوت یعنی تنهائی
 کھینچ کے ہم کو لے آئی
 آپ عبا و قبا پر نہ جائیں
 ہم سے محبت تو فرمائیں
 ماہ لقا..... محبوبہ ... ماہ لقا..... محبوبہ
 غیض و غضب یہ رہنے دیں
 دل کی بات تو کہنے دیں
 قصہ ہے یہ مختصر ا
 نیک بہت ہیں ہم عملاء
 ماہ لقا..... محبوبہ

عرض دل پر غور کریں
 فیصلہ اب فی الفور کریں
 ہم کو نہ غرق یا س کریں
 ریش دراز کا پاس کریں
 ماہ لقا..... محبوبہ

گیت

مجھے مجھ کے مجھ کو بھجو
 مجھ سمجھنا بھی اک سمجھ ہے
 سمجھے سمجھے کے بھی جو نہ سمجھے
 میری سمجھ میں وہ نا سمجھ ہے
 اے جی تم نے مجھے پہچانا نہیں
 میں دیوانہ نہیں

میں خوب جانتا ہوں
 جو روپ ہے تمہارا
 بہروپیا ہوں میں بھی
 اے میری ماہ پارہ
 من خوب بھی شناسم
 بیرون پار سارا
 اے جی تم نے مجھے پہچانا نہیں

اک پھونک مار دوں تو
 ساری زمین بلا دوں
 اک روپے کو پل میں
 سو روپے بنا دوں
 جس سے ہے پیار تم کو
 اس سے تمہیں ملا دوں
 اے جی تم نے مجھے پہچانا نہیں

میری نگاہ میں ہیں
 قانون کی نگاہیں
 لاخی پوس کی بن کے
 پھیلی ہیں میری بانیں
 کوئی نہ بچ سکے گا
 ہیں بند ساری را ہیں
 اے جی تم نے مجھے پہچانا نہیں

تم ہے نہیں سمجھنا
 نشے میں چور ہوں میں
 جتنی قریب ہوں تم

اتنا ہی دور ہوں میں
صفدر نہ مجھ کو سمجھو
عبدالشکور ہوں میں میں
اے جی..... تم نے مجھے پہچانا نہیں

(آواز۔ احمد رشدی ۰ موسیقی۔ خلیل احمد ۰ فلم۔ انپکڑ)

گیت

میں ہوں ایک لفناگا
دنیا سمجھے کام ہے میرا ... دھینگا مشتی دنگا
میں ہوں ایک لفناگا

دنیا ساری لوٹ کھوٹ
منہ سے زیادہ چکے بوٹ
میلے دل ہیں اجلے سوٹ
اوپر پچ ہے اندر جھوٹ
ہرا چھائی چھپی ہوئی ہے، ہر اک عیب ہے نگا
میں ہوں ایک لفناگا

ہم سب کی ہے ایک ہی چال
اس کی محنت، اس کا مال
جیون کیا ہے اک جنجال

نیکی کر دے یا میں ڈال
کوئی سینہ بنا بیٹھا ہے اور کوئی بھک منگا

میں ہوں ایک لفناگا
اس دنیا سے ڈرنا کیا
محبت سے پہلے مرننا کیا
قسمت قسمت کرنا کیا
نام کی پر دھرنا کیا
ڈوب ہی مرننا ہو تو چلو پانی بھی ہے گنا
میں ہوں ایک لفناگا

چل ہوں بے ہنگم یار ڈرتا ہوں بے ڈھنگا
بات بات پر کرتا ہوں میں ہر راہی سے ڈنگا
میں ہوں ایک لفناگا

دنیا کچھے کام ہے میرا دھینگا مشتی دنگا
میں ہوں ایک لفناگا

کورس

لڑکے عشق والوں کا سدا برا نجام ہوا ہے
ہم تو بدنام ہوئے حسن کا نام ہو
ان کے خرے جو سہنے وہ کہیں کا نہ رہے

لڑکیاں عشق والوں سے کہو مفت آہیں نہ بھرو
عشق سے پہلے ذراً آئینہ دیکھ تو لو
صح بتر سے اٹھے عشق کرنے کو چلے
لڑکے حسن کی رت ہے آنی جانی
عشق کی دنیا ہے لافانی
لڑکیاں دنیا ہمارے دم سے جیس ہے
ہم جو نہیں تو کچھ بھی نہیں ہے
لڑکے حسن کا جادؤ حسن کے جلوے
عشق نہ ہو تو دو کوڑی کے
لڑکیاں پھر بھی حسن کے پیچھے آگے
عشق پھرے ہے بھاگے بھاگے

لڑکے عشق دیوانہ کی، عشق کے دم سے رہی، حسن کی پادشی
لڑکیاں عشق والوں کا سدا برا انجام ہوا
لڑکے ہم تو بدنام ہوئے، حسن کا نام ہوا
ان کے نخترے جو سہنے وہ کہیں کا نہ رہے
لڑکے تاج محل ہے کس کی نشانی
لڑکیاں پوچھو انار کلی کی زبانی
لڑکے مچھلی قتل کے کس نے کھلائی
لڑکیاں کچھے گھرے پہ کون تھی آئی
لڑکے دودھ کی نہر نکالی کس نے
لڑکیاں عشق کی لاج بچالی کس نے
لڑکے یاد کرو مجنوں کا فسانہ
لڑکیاں چھوڑ بھی یہ راگ پرانا
لڑکیاں اب تو جو ہم پرے پہلے کچھ کام کرے، تھنڈی آہیں نہ بھرے
سب آدمیں جل کے رہیں

(آوازیں۔ رشدی۔ نیسرہ شاہیں اور ہمنوا ۰ موسیقی سہیل رعناء فلم۔ جب سے دیکھا ہے تمہیں)

لڑکا کھٹی کڑی میں مکھی پڑی، ہائے مری اماں
 لڑکی کیسے اندازی کے پالے پڑی، ہائے مری اماں
 لڑکا آنکھیں دکھا نا بڑی بڑی ہائے مری اماں
 کھٹی کڑی میں مکھی پڑی.....
 لڑکی موایہ نگوڑا کسی کام کا نہ کاج کا دشمن ہے بس ڈھائی سیر انچ کا
 باتیں بنائے بڑی بڑی ہائے مری اماں
 لڑکا سن لے میری رات کی رانی، تجھ پر صدقے میری نانی
 تو جو کہے تو آج لٹا دون اپنی یہ انمول جوانی
 روٹھ نہ جا یوں گھڑی گھڑی، ہائے مری اماں
 لڑکی میں نے مانگی لپ کی اسٹک، موڑا ہاکی اسٹک لایا
 میں نے مانگی نیل کی پاش موڑا بوٹ کی پاش لایا
 اٹٹی ہے کیا تری کھو پڑی، ہائے مری اماں
 لڑکا عقل کہاں سے لاؤں پیاری وہ تو میں نے تجھ پر واری
 لڑکی بھینس کے آگے بین بجائی، ہائے رے دیا میں تو ہاری
 لڑکا عقل بڑی یا بھینس بڑی، ہائے مری اماں
 لڑکی کیسے اندازی کے پالے پڑی، ہائے مری اماں
 دونوں کھٹی کڑی میں مکھی پڑی، ہائے مری اماں

کورس

تالی بجے بھئی تالی بجے	سب
مناہمارا دودھوں نہایے پوتوں پھلے	لڑکی
تالی بجے بھئی تالی بجے	لڑکا
منے میاں ہوں اتنے بڑے تاروں کو چھولیں کھڑے کھڑے	ایک لڑکی
منے کے ما موں چو میں انگوٹھا	
پھوپھو ہماری دودھو پیئے	پچھے
تالی بجے بھئی تالی بجے	سب
منے کی آنٹی کھٹ مٹھی گولی	لڑکا
چکھتو تو نکلے کڑوی نبوی	ایک لڑکی
دوسری لڑکی	منے کے ما موں تھالی کے بیگن
بیگن نہیں جی، چکنے گھڑے	ایک لڑکی
تالی بجے بھئی تالی بجے	سب
منے میاں تو دو لھانے	ایک لڑکی
دوسری لڑکی	منے کے ما موں گھوڑا بنے
منے کی پھوپی کھینچے گام	لڑکا
ما موں رکے تو ڈنڈے پڑے	پچھے
تالی بجے بھئی تالے بجے	سب
مناہمارا دودھو نہایے پوتوں پھلے	
تالی بجے بھئی تالی بجے	

(آوازیں۔ آرلن پروین۔ قلیل۔ گھبٹ سیما اور دوسرے ۵ مویشی۔ خلیل احمد۔ فلم۔ لوری)

کورس

ایک تارا گلتو تارا دو تارا گلتو تارا
جیے میرا منا جیے میرا پیارا

منے نے اک بُنی پالی بُنی نے اک چوہا
چوہہ نے اک گھٹا پالا سُتھے نے اک گھوڑا
گھوڑے نے جب لات چلائی منا بولا وہ مارا
ایک تارا گلتو تارا دو تارا گلتو تارا

گاڑی پینچی اشیش پر اس میں نکلا بھالو
جو کوئے کا ماموں ہے اور مرغی کا ہے خالو
بندر بولا گکڑوں کوں اور مرغی نے چکارا
ایک تارا گلتو تارا دو تارا گلتو تارا

بوجھو منے

ایک پرندہ ایسا دیکھا جس کا سر نا پڑ
اس کو پانی میں ڈالو تو وہ جاتا ہے پڑ
اچھا۔۔۔ ہاں ہاں
کھاتا ہے وہ گیس ہوا ارے بوجھو منے کیا ہے؟
ارے بوجھو منے.....غبارا
ایک تارا گلو تارا، دو تارا گلو تارا
جیے میرا منا، جیے میرا پیارا

(آوازیں۔ آئرین پروین اور ہمنوا ۰ موسیقی۔ خلیل احمد ۰ فلم۔ کنیز)

نغمہ

ہمت سے ہر قدم اٹھانا تو ہے پاکستانی
تجھ سے ہی ملک بننے گا دنیا میں لاثانی

چند کی گودی میں تارا میری گود میں تو
اپنا وطن ہے اک پھلواری تو اس کی خوبیو
اس خوبیو سے مجھے دنیا، تجھ سے جینا سکھے دنیا
تیرا رکھوالا ہے اللہ، بگڑے کام بنائے مولا
بولو بیٹا، اللہ اللہ

بادل تیرنے دریا تیرنے تیری ہر وادی
ہر قیمت پر باقی رکھنا اپنی آزادی
آزادی کی خاطر جینا، آزادی کی خاطر مرننا
تیرا رکھوالا ہے اللہ، بگڑے کام بنائے مولا
بولو بیٹا اللہ اللہ

ہمت سے ہر قدم اٹھانا تو ہے پاکستانی

ترانہ

اپنے پرچم تلے ہر سپاہی چلے
ہاں سپاہی ہیں ہم یوں بڑھائیں قدم
جیسے تاروں کے جھروٹ میں چندا چلے

پھول سے ہیں مگر ہم شرارے بھی ہیں
زم لہریں بھی طوفان کے دھارے بھی ہیں
وقت آئے تو بن جائیں گے تیر ہم
اپنے ہر خواب کی خود ہیں تعبیر ہم
حق کی خاطر کٹا دیں گے اپنے گلے
اپنے پرچم تلے

پاک ہے یہ زمین پاک ہے آسمان
کوئی غذار رہنے نہ پائے یہاں
دل میں ایمان، ہاتھوں میں قرآن ہے
ہم میں ہر ایک سچا مسلمان ہے
ہم نہ کسے نہ کھلے سے نکھلے
اپنے پرچم تلے

اپنے پیارے وطن کو سجائیں گے ہم
ذرتے ذرتے کو سورج بنائیں گے ہم
کوئی دشمن جو روکے ہمارے قدم
بڑھ کے اُس کا ہی تنخوا کا دین گے ہم
اپنے پرچم تلے ہر ساہی چلے

(آواز۔ مالا اور بھنو ۵۔ موسیقی۔ ماشر عنایت حسین ۵۔ فلم۔ اک تیر اسہار)

1

آوازیں بڑھے چلو بڑھے چلو
لڑکی جارے جارے میرے ڈھول سپاہی
تیرا اللہ نگہبائیں ہو
راہوں کے صدقے یغم کی ماری
میری خوشی تیری خوشیوں پداری
تیری بلائیں مجھے لگ جائیں ساری
میری دعاً میں تیرے ساتھ ہیں راہی
تیرا اللہ نگہبائیں ہو
آوازیں بڑھے چلو بڑھے چلو
لڑکی جارے جارے میرے ڈھول سپاہی
تیرا اللہ نگہبائیں ہو

سینے سے تیرا پیار لگائے
بیٹھی رہو گی یوں ہی نہیں بچھائے
لوٹ کے جپ تک تو آنہ جائے
پل پل دے گا میرے غم کی گواہی
تیرا اللہ نگہداں ہو
بڑھے چلو، بڑھے چلو
آوازیں
لڑکی
جارے جارے میرے ڈھول سپاہی
تیرا اللہ نگہداں ہو

(آواز نسیمہ شاہین ۵۰ موسیقی - خلیف احمد ۵۰ فلم، خاموش رہو)

گیت

میرے بہادر بھیا تجھ پر ناز کرے تری بہنا
سینہ پر رہنا

جب جنگ کی خبریں آئیں، مرے دل سے لکھیں دعائیں
مراشان سے سرتق جائے، تری دور سے لوں میں بلا کیں
بھیا۔۔۔ آگے بڑھتے رہنا، سینہ پر رہنا

جب توپ دہانہ کڑکے، مرے دل میں آگ سی بہڑ کے
جی چاہے میں بھی زن میں، دشمن سے لڑوں بڑھ بڑھ کے
بھیا۔۔۔ زخموں کو سمجھوں گہنا، سینہ پر رہنا

جو تیرے مقابل آئے اللہ کرے مر جائے
تو سارے وطن کا نگہداں، تجھے عمر مری لگ جائے
بھیا۔۔۔ پاؤں جھائے رہنا، سینہ پر رہنا
میرے بہادر بھیا، تجھ پر ناز کرے تری بہنا
سینہ پر رہنا

کورس

ساتھیو مجاہدو

جاگ اٹھا ہے سارا دن ساتھیو مجاہدو

جو بھی رستے میں آئے گا کہ جائے گا
رن کا میدان لاشوں سے پڑ جائے گا
آج دشمن کا تختہ الٹ جائے گا
ساتھ ہیں مرد و زن سر سے باندھے کفن
ساتھیو..... مجاہدو

آج مظلوم خالم سے نکلائیں گے
اپنی طاقت زمانے سے مُواکیں گے
سامراجی خداوں پر چھا جائیں گے
ہر جری صفت سنکن، ہر جوں تنقی و زن
ساتھیو..... مجاہدو

دل میں قرآن ہوتوں پہ بھیر ہے
جو شعباں ہے عزم شیر ہے
ہر مسلمان حیدر کی شیر ہے
سر پہ سایہ فلن دست خیر شکن
ساتھیو.....مجاہدو
جگ اٹھا ہے سارا وطن ساتھیو مجاہدو

(آواز۔ سعود رانا اور ہمسوہ موسیقی۔ خلیل احمد۔ فلم۔ مجاہد)

ترانہ

اے دشمنِ دیں تو نے کس قوم کو لکھا
لے ہم بھی ہیں صفات آرا

آ دیکھ کر یہ بازو بازو ہیں کہ گلواریں
سینے ہیں مجہد کے یا آنی دیواریں
گر جاتی ہیں قدموں کس طرح سے دستیاریں
ہم تجھ کو دکھا دیں گے سو بار یہ نظارہ
لے ہم بھی ہیں صفات آرا

جس راہ سے آئے گا، اس راہ پر ماریں گے
پانی بھی نہ مانگے گا، یوں نشہ اتاریں گے
ہم موت کی وادی سے یوں تجھ کو گزرائیں گے
اس قوم سے لڑنے کی ہمت نہ ہو دوبارہ
لے ہم بھی ہیں صفات آرا

معلوم نہیں تھے کوئے قوم ہے فولادی
ہر ایک مسلم ہے دیوانہ آزادی
اک نعرہ ہے ہر قریہ اک شعلہ ہے ہر وادی
ہر نقشِ کف پا ہے دہکا ہوا انگارہ
لے ہم بھی ہیں صفات آرا

اس قوم کا ہر بچہ اللہ کا سپاہی ہے
اس خاک کا ہر ذرہ تصورِ الہی ہے
اس ملک کا ہر گوشہ اک زندہ گواہی ہے
ہر ایک دھڑکتا دل ایماں کا ہے گھوارہ
ایے دشمن دیں تو نے کس قوم کا لکارا
لے ہم بھی ہیں صفات آرا

(آواز۔ شوکت علی ۵ موسیقی۔ خلیل احمد ۵ فلم۔ جہاد)

ترانہ

آئے تھے بڑے تن کے جانباز و جری بن کے
اک ہاتھ پڑا سر پر سب نوٹ گئے منکے

کہتے تھے کہ ہم یہ ہیں کہتے تھے کہ ہم وہ ہیں
دنیا نے بھی دیکھا ہے جو آپ ہیں ہم جو ہیں
ہم ایک حقیقت ہیں اور آپ فقط "شو" ہیں
جب پاک فضاؤ میں طیارے ذرا سکے
اک ہاتھ پڑا سر پر سب نوٹ گئے منکے

اب سوچ کے لالہ جی اس دلیں کا رخ کرنا
نکھٹ ہیں بڑے ہم بھی زک جاؤ وہیں ورنہ
دلی میں نہ دے بیٹھیں ہم لوگ کہیں دھرنا
معلوم ہے تم کو بھی ہم ویر ہیں کس زن کے
اک ہاتھ پڑا سر پر سب نوٹ گئے منکے

اب خواب میں پی لینا وہ چھوٹا سا پیانہ
 یوں ہاتھ نہ آئے گا لاہور کا حم خانہ
 اب منہ سے نہ کچھ کہیے بن جائے گا افسانہ
 گنگا ہی میں دھو لینا سب داغ یہ دامن کے
 اک ہاتھ پڑا سر پر سب نوٹ گئے جسے

کہتے ہیں سیانے کو کافی اک اشارہ ہے
 بھارت کے مقدار کا گردش میں ستارہ ہے
 کشمیر ہمارا تھا کشمیر ہمارا ہے
 اب چال میں آئیں گے پنڈت نہ برصغیر کے
 اک ہاتھ پڑا سر پر سب نوٹ گئے منکے
 آئے تھے بڑے تن کے جانباز و جری بن کے

(آواز۔ مسعود رانا۔ موسیقی۔ خلیل احمد۔ فلم۔ جہاد)

ذعا

پیاری ماں... دعا کرو.... میں جلد بڑا ہو جاؤں
جلد بڑا ہو کر میں اپنے دین کے کچھ کام آؤں
پیاری ماں... دعا کرو.... میں جلد بڑا ہو جاؤں

نخے منے بازو ہیں یہ حیدر کی تلوار
دل ہے خدا کا گھر اور سینہ کعبے کی دیوار
اس دیوار کے سائے میں، میں دنیا کو لے آؤں
پیاری ماں... دعا کرو.... میں جلد بڑا ہو جاؤں

دل میں ہے قرآن کا اجالاً ہوتوں پہ تکمیر
آنکھوں میں روشن ہے ہر دم روشنے کی تصویر
اپنے نبی کے خوابوں کی میں بن جاؤں تعبیر
کفرستاں کے بتوں کو اک دن میں کلمہ پڑھاؤں
پیاری ماں... دعا کرو.... میں جلد بڑا ہو جاؤں

میرے راج میں دنیا ہو گی دنیائے اسلام
سب انسان برابر ہوں گے خوشیاں ہوں گی عام
دھوپ میں جلنے والوں پہ کردوں گا اپنی چھاؤں
پیاری ماں... دعا کرو.... میں جلد بڑا ہو جاؤں

(آواز نسیم بیگم ۰ موسيقی۔ شاربزی ۰ فلم۔ عادل)

وہ گلوکار

جنہوں نے حمایت علی شاعر کے نغمات گائے

ملکہ تر نم نور جہاں

۱۔ اے جبیب کبریا، اے رحمت اللعالمین

۲۔ نہ چھڑا سکو گے دامن (۱)

۳۔ نہ چھڑا سکو گے دامن (۲)

۴۔ ہر قدم پر نت نئے سانچے میں داخل جاتے ہیں لوگ

۵۔ زندگی کی ہر سرت آپ کے پہلو میں ہے

۶۔ سو جا میری گڑیا، تو کیوں نکل نکل چاگے (لوری)

۷۔ چند اکے ہندو لے میں (لوری)

۸۔ کوئی میرے محبوب سادنیا میں نہیں ہے

۹۔ میرے محبوب تجھے یاد کروں یانہ کروں

۱۰۔ میرے محبوب ترا ساتھ ہے تہائی ہے

۱۱۔ کلی مسکراتی جو گونگھٹ اٹھا کے، خدا کی قسم تم بہت یاد آئے (دو گانا)

صہدی حسن

۱۔ خداوند ای کیسی آگ سی جلتی ہے سینے میں

۲۔ اے جان و فادل میں تری یاد رہے گی (۱)

۳۔ اے جان و فادل میں تیری یاد رہے گی (۲)

۳۔ نوازش، کرم، شکریہ، مہربانی
۵۔ اس کے غم کو غم، سنتی تو مرے دل نہ بنا

سلیم رضا

- ۱۔ تمھو کو معلوم نہیں، تمھو بھلا کیا معلوم
- ۲۔ جب سے دیکھا ہے تمہیں دل کا عجب عالم ہے
- ۳۔ میں رہبر ہوں کوئی رہن نہیں ہوں
- ۴۔ دل میں چپکے چپکے جا گے تیرا میٹھا میٹھا پیار (دوگانا)
- ۵۔ ہم نے تو تمہیں دل دے ہی دیا (دوگانا)

مسعود رانا

- ۱۔ سامنے رشک قبر ہو تو غزل کیوں نہ کہوں
- ۲۔ ہم بھی مسافر، تم بھی مسافر
- ۳۔ یہ دنیا کسی کی ہوئی ہے نہ ہوگی
- ۴۔ عجیب ہے ترالنصاف سنگدل دنیا
- ۵۔ اس جہاں کے لوگ بھی کیا عجیب لوگ ہیں
- ۶۔ تم ساحرین، کوئی نہیں کائنات میں
- ۷۔ جاگ انھا ہے سارا دن ساتھیو۔ مجاہد و (کورس)
- ۸۔ دور ویرانے میں اک شمع ہے روشن کب سے (دوگانا)
- ۹۔ ساتھی میرے شام سوریے محنت اپنا کام (کورس)
- ۱۰۔ اس دنیا سے نفرت ہے مجھے
- ۱۱۔ کلی مسکراتی جو گھونگھٹ انھا کے، خدا کی قسم تم بہت یاد آئے (دوگانا)
- ۱۲۔ مکھڑے پا آنجل، کہ چند اپہ بادل..... (قوالی)

مالا

- ۱۔ ہوانے چپکے سے کہہ دیا کیا، کہ بھول لہر اکے نہ پڑے ہیں
- ۲۔ میں نے تو پریت بھائی سانور یارے نکلا تو ہر جائی
- ۳۔ اے خدا تیرے جہاں میں میری قیمت کیا ہے
- ۴۔ ہم بھی ہیں پیار کے قابل کبھی سوچا ہی نہ تھا
- ۵۔ دیکھاۓ بے رحم آسمان
- ۶۔ رات کی بتیاں، پوچھونہ ہم سے
- ۷۔ تو ہے خوش نصیب اے دل تیرے دن بدل گئے ہیں
- ۸۔ ہونٹوں پر دل کی بات جو آئے تو کیا کروں
- ۹۔ مان بھی جاؤ پیارے اللہ دے دو معافی
- ۱۰۔ پی کے بوغل مے کی اساري دنیا بھکی
- ۱۱۔ جب رات ڈھلی تم یاد آئے (دو گانا)
- ۱۲۔ دل میں اک بات ہے پوچھو تو بتا دوں تم کو (دو گانا)
- ۱۳۔ آسمان تلنے۔ پیار کا یہ جہاں (دو گانا)
- ۱۴۔ دل ڑپے دن ریناں (کورس)
- ۱۵۔ دل میں چپکے چپکے جا گے تیرا میٹھا میٹھا پیار
- ۱۶۔ دور ویرانے میں اک شمع روشن کب سے (دو گانا)
- ۱۷۔ ایک تارا گلو تارا (کورس)
- ۱۸۔ کہاں چلے عالی جناب (دو گانا)
- ۱۹۔ ہم نے تو تمہیں دل دے ہی دیا (دو گانا)
- ۲۰۔ اپنے پرچم تلنے ہر سپاہی چلے (کورس)

احمد رشدی

- ۱۔ کسی چمن میں رہو تم بھار بن کے رہو
- ۲۔ واللہ سر سے پاؤں تک موچ نور ہو
- ۳۔ ماہا کہ حضور آپ ہزاروں میں حسیں ہیں
- ۴۔ تو حسین، تیرا جہاں حسین
- ۵۔ گل کہوں خوشبو کہوں، ساغر کہوں، صہبا کہوں
- ۶۔ پیار میں ہم اے جان تمنا، جان سے جائیں تو مانو گے
- ۷۔ دونوں طرف ہے آج برابر بھنی ہوئی
- ۸۔ ماہ لقا۔۔۔ محبوبہ
- ۹۔ ہو گئی۔۔۔ ہو گئی۔۔۔ محبت ہو گئی
- ۱۰۔ یہ خوشی عجب خوشی ہے اے جانے کیا زمانہ
- ۱۱۔ چاند سے چاند نی جدا ہو سکتی ہے
- ۱۲۔ ہمت سے ہر قدم اٹھانا تو ہے پاکستانی
- ۱۳۔ دل یہاں، نظر وہاں، خیال ہے کہاں
- ۱۴۔ میں ہوں اک لفغا
- ۱۵۔ میں حسن کا شیدائی
- ۱۶۔ چکلک چکلک چاؤ چاؤ چاؤ
- ۱۷۔ کیوں حضور کیوں یہ غرور کیوں (دو گانا)
- ۱۸۔ رات جوان ہو گئی تیرے شباب کی طرح (دو گانا)
- ۱۹۔ پیار کا سماں، آرزو جواں (دو گانا)
- ۲۰۔ یہ خترے کی کیا بات ہے
- ۲۱۔ کیا چیز ہوتم واللہ شعلہ ہو کہ شبتم ہو

۲۲۔ کہاں پلے عالی جناب، چھوڑئے بھی یہ حباب

۲۳۔ تمہی کو چاہے مرادِ زبان کہہ نہ کہے

۲۴۔ تم نے مجھے پہچانا نہیں

۲۵۔ کیا اشارہ تو نے مجھ کو چیچھے چیچھے آنے کا

۲۶۔ مل دے کے نہ یوں زلفوں کو جھٹک

۲۷۔ اے میا، اے میا۔ میں اندر ہرے کا دیا

۲۸۔ لیلی گھسی ہے بخون کے دل میں

۲۹۔ چھریا آج چلی ہم سے بجنوا

۳۰۔ شعلہ کہوں کہ پھول کہوں، کیا کہوں تمہیں

۳۱۔ میری نظر میں کیا ہوتم، کیا ہوں میں (دوگا)

۳۲۔ کھٹی کڑی میں مکھی پڑی (دوگا)

۳۳۔ تم بھی شرابی ہو (دوگا)

۳۴۔ عشق والوں کا سدا برانجام ہوا (کورس)

۳۵۔ دل میں پچکے پچکے جائے تیرا بیٹھا بیٹھا پیار

۳۶۔ ایک تارا گلو تارا (کورس)

۳۷۔ جب راتِ دھلی تم یاد آئے (دوگا)

۳۸۔ دل میں اک بات ہے پوچھو تو بتا دوں تم کو (دوگا)

۳۹۔ رایتِ الصیحاء علی قصر (کورس)

۴۰۔ زندگی کی ہر خوشی اشکوں میں ڈھل کر رہ گئی (دوگا)

۴۱۔ میرے سینے میں بھی دل ہے کوئی اتنا سچھے (دوگا)

۴۲۔ آئے تھے بڑے تن کے

۴۳۔ آگے آگے تم ہو چیچھے چیچھے ہم ہیں (دوگا)

۴۴۔ شعلہ کہوں کہ پھول کہوں کیا کہوں تمہیں

- ۲۵۔ لوگ تو اس کو محبت کی ادا کرتے ہیں
- ۲۶۔ جل کہیں دور بہت دور جہاں کوئی نہ ہو
- ۲۷۔ تمہیں مبارک ہو میرے ہم دم
- ۲۸۔ اس جہاں کے لوگ بھی کیا عجیب لوگ ہیں
- ۲۹۔ لیے چلا ہے دل کہاں (دوگانا)
- ۵۰۔ ایں۔ او۔ وی۔ ای Love محبت کر کسی سے نہ ڈر

ناہید نیازی

- ۱۔ تمہ کو معلوم نہیں، تمہ کو بھلا کیا معلوم
- ۲۔ ہم نے تو محبت میں تم کو بھی خدا جانا
- ۳۔ کیا ہے یہ جہاں
- ۴۔ کیوں حضور کیوں یہ غرور کیوں (دوگانا)
- ۵۔ رات جوان ہو گئی تیرے شباب کی طرح (دوگانا)
- ۶۔ پیار کا سماں آرزو جوان (دوگانا)
- ۷۔ رایت الصیحاء علی قصر (کرس)

نجمہ نیازی

- ۱۔ یہ رات یہ محفل
- ۲۔ لیے چلا ہے دل کہاں (دوگانا)
- ۳۔ رایت الصیحاء علی قصر (کرس)
- ۴۔ آگے آگے تم ہو پیچے پیچے ہم (دوگانا)

رونا لیلی

۱۔ اماں کی بابوں میں پیارا (لوری)

ثریا حیدر آبادی

۱۔ چندا کے ہندو لے میں (لوری)

نگہت سیما

۱۔ اللہ اللہ سو جا میری آنکھوں کے تارے

مہناز

۱۔ مرے سامنے آکے چھپ جانے والے (وہاب خان)

۲۔ میرے بہادر بھیا تجھر پر ناز کرے تیری بہنا۔ سینہ پر رہنا

اے نیر

۱۔ ابھی ابھی میں سوچ رہا تھا۔ کیا گاؤں

شوکت علی

۱۔ اے دشمن دیں تو نے کس قوم کو لکارا

آرلن پروین

۱۔ ہر ایک تم ہستے ہوئے ہم نے سہا ہے

۲۔ ایک نظر سے پیار کروں ایک نظر سے وار

- ۳۔ اے خدا تو ہی بتا جرم کیا میں نے کیا
- ۴۔ بھولی دلہنیا کا جیا لہرائے (کورس)
- ۵۔ چھوڑ چلی رے سکھی بابل کا گھرووا (کورس)
- ۶۔ او ما بھی رے لہر لہر آج کوئی گیت سنائے
- ۷۔ زندگی کی ہر خوشی اشکوں میں ڈھل کر رہ گئی (دوگانا)
- ۸۔ دل کی بقیاں جانے نہ بلم بھولا
- ۹۔ میری نظر میں کیا ہوتم، کیا ہوں میں (دوگانا)
- ۱۰۔ کھٹی کڑی میں کھٹی پڑی (دوگانا)
- ۱۱۔ تم بھی شرابی ہو (دوگانا)

نیم بیکم

- ۱۔ مت مسم مت مسم یا اللئی
- ۲۔ دیا جلے چھاؤں تو ذرا نے۔ دیا بچھے تو رین
- ۳۔ دل ایک بار چاہے تو سو بار دیکھنا
- ۴۔ میرے سینے میں بھی دل ہے کوئی اتنا بچھے (دوگانا)
- ۵۔ رہے برس برس تو شاد مان (کلا سکنی فخر) (دوگانا)
- ۶۔ ابی کیا کہہ رہی ہے پڑھ آہستہ آہستہ
- ۷۔ پیاری ماں دعا کرو میں جلد بڑا ہو جاؤں (لوری)

نیمسہ شاہین

- ۱۔ جارے جارے میرے ڈھول سپاہی تیراللہ نگہداں ہو
- ۲۔ لاں بنی میری موئین والی
- ۳۔ عشق والوں کا سدا رہا انجام ہوا (کورس)

۲۔ مکھڑے پہ آنچل کہ چند اپہ بادل (قوالی)

بلقیس خانم

۱۔ لاج کرو نہ مورے بالم نجرا ہم سے طاؤ

۲۔ بلما اندازی

۳۔ شرم سے پلکیں جھکی جھکی ہیں

فریدہ خانم

۱۔ رہے برس تو شادمان (کلاسیکی نغمہ)

مجیب عالم

۱۔ میں خوشی سے کیوں نہ گاؤں میرا دل بھی گارہا ہے

بیشراحمد قول

۱۔ مکھڑے پہ آنچل کہ چند اپہ بادل (قوالی)



حمایت علی شاعر کے تمام فلمی نغمات دستیاب نہ ہو سکے، یہ انتخاب محدود ہے۔ حسب ذیل
فلموں کے اکثر نغمات دسترس میں نہیں۔ منزل ہے کہاں تیری، جہاد، بالم، جھلک، انپکٹر، شہر اور سائے
چودھویں صدی، قانون، خاموش رہو اور مجاہد وغیرہ۔ قارئین کرام کی نگاہ میں ہوں تو برائے کرم اعانت
ڈاکٹر نجم (مرتب)